Regd. L. No. 5588

اللہ نور السموٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

مصباح
ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکتوبر سنہ 1951ء

قیمت فی پرچہ
۸ آنے

سالانہ چندہ
۶ روپئے

جسم کی صحت دماغ کی روشنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہت سی بیماریاں بدبوؤں سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے بدبودار چیزیں استعمال کرکے یا جسم کو گندہ رکھکر مسجدوں اور مجلسوں میں آنے سے منع کیا ہے۔ خوشبوئیں صحت کیلئے اچھی ہوتی ہیں اور بہت سی بیماریوں کا علاج۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مساجد اور مجالس میں آنے سے پہلے خوشبو لگانے کا حکم دیا ہے۔ صفائی نہ رکھنا جسم کا یا کپڑوں کا بدبودار [illegible] نیکی نہیں۔ اگر یہ نیکی ہوتی تو اسلام اسکا حکم دیتا۔ صفائی رکھنا اور خوشبو لگانا عیاشی نہیں۔ اگر ایسا کرنا عیاشی ہوتا تو اسلام اسکا حکم نہ دیتا۔ بیمار ہوکر علاج کرنے سے بہتر ہے کہ انسان بیماری کو آنے سے ہی روکے اور اس کا ایک ہی علاج ہے یعنی صفائی پسندی اور خوشبو کا استعمال۔

خوشبوؤں کے کارخانے عام طور پر ہندوستان میں رہ گئے۔ **ایسٹرن پرفیومری کمپنی** کے عطر پاکستان میں طیار کیے جاتے ہیں اور ہندوستان سے لائے ہوئے عطروں سے کم قیمت اور خوشبو میں اچھے ہیں۔ مختصر فہرست ذیل میں درج ہے:-

نام عطر:-	چنبیلی	گلاب	خس	حنا	
فی تولہ:-	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نام عطر:-	گل شبو	کمرنار	نرگس شہلا	نجدی	
فی تولہ:-	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
نام عطر:-	شمامہ شیراز	عطر باغ و بہار	حنا عنبری	موتیا	
فی تولہ:-	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

جو عطر ہم پانچ روپے تولہ دیتے ہیں وہ دوسرے کارخانوں میں (ہندوستان کا آیا ہوا) آٹھ روپے تولہ بکتا ہے اور جو آٹھ روپے تولہ دیتے ہیں وہ بارہ روپے تولہ۔ اور جو پندرہ روپے تولہ دیتے ہیں وہ بیس روپے تولہ اور جو بیس روپے تولہ دیتے ہیں وہ تیس روپے تولہ بکتا ہے۔

16410

گرمیوں کیلئے عطر باغ و بہار اور خس کا عطر خاص تحفہ ہیں!

سپرٹ کے عطر بھی چنبیلی، گلاب، خس، جوئے، اپوپون، شامی، ٹیوب روز اور باغ و بہار اعلیٰ قسم کے عطر [illegible] مل سکتے ہیں۔ خس اور باغ و بہار خاص موسم گرما کے عطر ہیں!

ملنے کا پتہ

ایسٹرن پرفیومری کمپنی۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ

ماہنامہ

مِصْبَاح

جلد ۲۳/۲ ـــــــــــ نمبر ۷

احمدی مستورات کا علمی و ادبی ماہوار رسالہ

زیر انتظام

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ربوہ

بابت

اخاء ۱۳۳۰ھش * اکتوبر ۱۹۵۱ء

مُدیرہ

اَمۃُ اللہ خورشید

مندرجات

شذرات ، مدیرہ ، ۲

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۵

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم (منقول) ۶

معیارِ گفتگو ، مدیرہ ، ۸

یادِ ماضی (نظم)، مکرم مولوی مصلح الدین صاحب راجیکی ۹

معلومات ، مدیرہ ، ۱۰

احمدی اور غیر احمدی میں فرق ، ادارہ ، ۱۱

گلدستہ عقیدت (نظم) مکرم محمد ابراہیم صاحب شاد ، ۱۵

دل کے راز (نظم) مکرم محمد شفیع اشرف صاحب ، ۱۶

جہاں میں احمدیت کے قلندر چھپ نہیں سکتے (نظم)
اظہر ظہور بٹ ، ۱۷

تعلیم نسواں ، ثریا جہاں سیٹھی ، ۱۸

اسلاف کے جواہر پارے ، مکرم ملک نذیر احمد صاحب ریاض ، ۲۰

وحید احمد کے ختم قرآن پر (نظم) ، امۃ اللہ بیگم صاحبہ ، ۲۴

بیت المقدس کی فتح ، صبیحہ کوثر صاحبہ ، ۲۵

صحت اور غذا ، منور سلطانہ صاحبہ ، ۲۷

یادِ رفتگان (عابدہ مرحومہ ، ۲۸

جواہر ریزے ، حسن آرا بٹ ، ۲۹

فہرست بقایا داران ، ۳۰

احمدی خاتون کے نام (نظم) رشیدہ اختر صاحبہ ، ۳۲

دسترخوان سے پہلے اور بعد ، سیدہ طینت صاحبہ ، ۳۳

کشیدہ کاری (بناوٹ کا کام) ، ایم صادقہ میر ، ۳۶ ـــــ وصایا ، ۱۱

(شیخ خورشید احمد شاد پرنٹر و پبلشر نے پنجاب الیکٹرک پریس لائلپور میں چھپوا کر دفتر رسالہ مصباح ربوہ ضلع جھنگ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

۱- پاکستان کے بدترین دشمن

ہر شخص جانتا ہے کہ پاکستان پر جس قدر نازک وقت اب آیا ہے اِس قدر نازک وقت اِس سے پہلے کبھی نہیں آیا۔ دشمن پاکستان کی سالمیت کو تباہ کرنے پر تُلا ہوا ہے اور اُس نے اپنی بیشتر افواج پاکستان کی سرحدات پر جمع کر رکھی ہیں۔ کینہ و بُغض کا پگھلا ہوا لاوا کسی وقت بھی پھٹنے اور بہہ نکلنے کیلئے تیار ہے۔ اِن حالات میں جہاں پاکستان کے عوام نے پُورے اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کیا ہے اور مُلک کے دفاع و تحفظ کیلئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کا عہد کر لیا ہے وہاں مُلک میں اب بھی ایک نادان طبقہ ایسا موجود ہے جو فرقہ وارانہ منافرت کو ہوا دیکر پاکستان کی فضا کو اِس خطرناک دَور میں بھی مکدّر کرنے پر تُلا بیٹھا ہے۔ ابھی چند دن ہوئے صوبہ سرحد میں دو احمدی (باپ اور ایک معصوم بیٹا) جس بے دردی سے شہید کر دیئے گئے شاید اِس کے سامنے سکھ درندے بھی شرم کے مارے سر جُھکا لیں اور اپنے کارناموں کو بالکل ہیچ سمجھیں۔ پھر افسوس یہ ہے کہ یہ سب کچھ مذہب کا نام لیکر کیا جاتا ہے اور عوام کو مذہب کے نام پر اشتعال دلایا جاتا ہے۔ تاکہ اپنے بدترین عزائم پر کھانڈ چڑھا کر آسانی سے یہ زہریلی ہوئی گولیاں عوام کو کھلائی جا سکیں۔

اِس قسم کے واقعات سے ہر عقلمند شخص یہ نتیجہ نکالنے پر حق بجانب ہوگا کہ یہ سوراخ اگرچہ ابھی معمولی ہے لیکن ہو سکتا ہے بعد میں سدِّ مارب کا شگاف ثابت ہو اور پھر جس کا بند کرنا کسی کے بس کا روگ نہ ہو۔ کیونکہ یہ امر بالکل واضح ہے کہ مسلمانوں کے تمام فرقے ایک دوسرے کو کافر اور گردن زدنی قرار دیتے ہیں اگر محض اختلافِ عقائد کی بناء پر آج احمدیوں کا بے دردانہ قتل برداشت کیا جا سکتا ہے تو اِس قسم کے فتنہ پردازوں سے یہ ہرگز بعید نہیں کہ وہ کل کسی اور فرقہ کے لوگوں کو دوسرے فرقہ کے خلاف اُبھاریں اور اُنہیں بھی گردن زدنی اور کشتنی قرار دیدیں۔ دراصل یہی وہ لوگ ہیں جو پاکستان کے بدترین دشمن ہیں۔ اِن حالات میں تو ان کا فرض یہ تھا کہ ایسی فضا پیدا کرنے میں مدد دیتے جس میں حکومت داخلی و خارجی دفاع کے فرائض کو عمدگی سے نبھا سکتی نہ یہ کہ فرقہ وارانہ منافرت کا بیج بو کر مُلک کے داخلی خرمنِ امن میں چنگاری رکھ دی جائے۔ ہم حکومت سے پُرزور اور بروقت استدعا کرتے ہیں کہ وہ مُلک کے اِس قسم کے فتنہ پردازوں اور اندرونی دشمنوں کا کماحقہٗ استیصال کرے اور آئندہ اِس قسم کا انتظام کرے کہ ایسے ناگوار واقعات ظہور پذیر نہ ہوں۔

دوسری طرف ہم احمدیت کے دشمنوں کو بھی یہ گوش گزار کرنا ضروری خیال کرتے ہیں کہ شجرِ احمدیت اُن کی اِن کمینہ حرکتوں سے اُکھیڑا نہیں جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ مقدر ہو چکا ہے کہ ہمیشہ میں اور میرے رسول ہی غالب ہوں گے احمدیت کے دشمن بعض افرادِ احمدیت کو مٹا کر بھی احمدیت کے غلبہ کو کسی طرح نہیں روک سکتے۔ یہ زندگی و موت کا کھیل تو خدا کے ہاتھ میں ہے لیکن یہ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو پہلے ڈھیل دیتا ہے لیکن پھر ایسی گرفت کرتا ہے کہ کائنات کی کوئی طاقت اُس کے پنجے سے نہیں چھڑا سکتی۔ وہ وقت قریب ہے اور یقیناً قریب ہے کہ احمدیت اپنی پوری شان سے اکنافِ عالم میں شہرت پائے گی اور پرچم احمدیت تمام کُرۂ ارض پر لہراتا ہوا نظر آئے گا۔ انشاء اللہ۔ اور وہی لوگ جو آج احمدیوں کو گردن زدنی قرار دے رہے ہیں۔ کل (اگر اُنہیں خدا ہدایت دے تو) اسی راہ میں اپنا سر دینا اپنے لئے باعثِ فخر سمجھیں گے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

۲۔ ایرانی تیل

ایرانی تیل کا معاملہ اس وقت انتہائی نازک دور میں ہے بے باک ایرانیوں کے جرأت مندانہ اقدام کے سامنے پہلے تو برطانیہ نے اپنے پرانے حربے استعمال کئے۔ بالکل وہی جو اس سے پہلے بھی ایک دفعہ استعمال کئے تھے اور کامیاب بھی ہو گیا تھا۔ جنگ کی دھمکیاں دیں، جنگی جہاز ایران کے ساحل کے پاس لا کھڑے کئے۔ لیکن جب برطانیہ نے یہ دیکھا کہ جوانمرد ایرانیوں کے پائے استقلال میں اب یہ گیدڑ بھبکیاں بھی لغزش پیدا نہیں کر سکتیں تو کبھی ہیگ کی عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا اور کبھی امریکہ کی منت سماجت کی۔ جب اس پر بھی مُراد بر نہ آئی اور وہ بھوکے مگر باغیرت ایرانیوں کو زیر نہ کر سکا تو وہی Divide and rule والا پرانا حربہ استعمال کیا۔ کچھ ایرانیوں کو جن کو وہ پہلے بھی اپنی فاسد اغراض کے لئے استعمال کرتا آیا تھا ہتھیا کہ ایرانی حکومت کے خلاف شور و غوغا شروع کر دیا کہ شاید اسی طرح ڈاکٹر مصدق کے فولادی پنجہ کی گرفت ڈھیلی پڑ جائے لیکن اس میں برطانیہ کو کامیابی نظر نہیں آئی اب خیر سے سلامتی کونسل کے در کے بھکاری بنے ہیں۔ بے شک برطانیہ وہاں بہت زیادہ پُر اُمید ہے کیونکہ اُسے معلوم ہے کہ اس ادارہ سے جو کچھ وہ اور امریکہ کروانا چاہیں کروا سکتے ہیں۔ کیونکہ تجربہ بتاتا ہے کہ جہاں ان کا مفاد مدِنظر ہو تو سلامتی کونسل فوراً حرکت میں آ جاتی ہے۔ کوریا کا معاملہ آن کی آن میں کہاں سے کہاں جا پہنچا۔ اب برطانیہ نے ابھی درخواست دی ہے اور اس پر فوری بحث بھی شروع ہو گئی ہے۔ ادھر مسئلہ کشمیر مدت سے ایجنڈا کی زینت بنا ہوا ہے۔ سلامتی کونسل کوئی فیصلہ کرنے میں ہی نہیں آتی۔ جوناگڑھ اور حیدرآباد اور دوسری ریاستوں کے معاملات تو ابھی دُور کی بات ہے۔ بہرحال برطانیہ اپنے حلیف کی حمایت کے بل پر بہت زیادہ پُر اُمید ہے۔ ادھر بیچارے کمزور ایرانی ہیں۔ معاملہ بہت نازک ہے۔ خصوصاً جبکہ مسلمان ابھی پوری طرح متحد نہیں ہوئے اور مغربی طاقتیں اُن کو اپنی اپنی اغراض کے لئے استعمال کرنے کی فکر میں ہیں۔

عجیب بات ہے کہ تہذیب کے ان دعویداروں اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امن کے حامیوں اور پسماندہ اقوام کی ترقی کی فکر میں دن رات گھلنے والوں کو سمجھ ہی نہیں آتی کہ بھوک اور افلاس کے ہاتھوں ستائے ہوئے ایرانیوں کو یہ حق کیوں نہیں پہنچتا کہ وہ اپنے ملک کی پیداوار سے اپنا پیٹ بھر سکیں اور برطانیہ کو یہ حق کیونکر حاصل ہے کہ وہ دور سے آکر ایرانی دولت سے اپنی تجوریاں بھر کر اپنے ملک کو واپس چلا جائے اور ایران کے باشندوں کو موت کی آغوش میں سسکتا ہوا چھوڑ جائے۔ کیا یہ سب کچھ زورِ بازو کے بل پر نہیں کیا جا رہا؟

یہ وقت نہ صرف ایران کے مسلمانوں کے لئے بلکہ تمام مسلمانوں کے لئے متحد ہونے کا وقت ہے تاکہ وہ باہمی تعاون سے ہر اس طاقت کے حملہ کو ناکام کر سکیں جو انہیں اپنے فاسد اور مذموم اغراض کے لئے استعمال کرنا چاہتی ہے اور مختلف حیلوں بہانوں سے اُن کے ملک میں قدم جما کر ملک کی دولت پر ہاتھ صاف کرنا چاہتی ہے۔

تبصرہ

الفرقان

احمدیت کے علمی جرائد میں ایک اور ستارہ کا طلوع

ہمارے احباب کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ احمد نگر سے زیر ادارت مولانا ابو العطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ سابق ایڈیٹر فرقان قادیان ایک نیا رسالہ الفرقان گزشتہ ماہ سے جاری ہو گیا ہے۔ ٹائیٹل دیدہ زیب ہے۔ کاغذ اور طباعت عمدہ ہے صحت بھی خوب ہے۔ رسالہ کے اغراض و مقاصد قرآن مجید کے علوم کی اشاعت اور غیر مذاہب کے اسلام پر اعتراضات کے جوابات اور عربی کی تعلیم ہے۔ شمارہ زیر نظر میں نہایت مفید مضامین شائع ہوئے ہیں۔ مولانا ابو العطاء صاحب کی ذاتِ گرامی سے امید واثق ہے کہ وہ قرآن مجید کے علوم کی اشاعت میں اپنی پوری جہد صرف کریں گے کیونکہ دنیا کو اس وقت اس سیرابی کی سخت ضرورت ہے۔ خصوصاً احمدیت کے مبلغوں کو تو قرآن مجید کے حقائق و معارف پر آگاہی حاصل کرنا نہایت ضروری ہے۔ ہمیں امید ہے کہ دوست الفرقان کا مطالعہ کرینگے انہیں بہت مدد دیگا۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا نیا مکان

حضرت مفتی محمد صادق صاحب ربوہ میں اپنے نئے مکان میں تشریف لے آئے ہیں۔ آپ کا مکان محلہ ص میں واقع ہے مورخہ ۱۴ ستمبر کی شام کو آپ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ نے ربوہ کی بہت سی معزز خواتین کو دعوتِ طعام پر مدعو کیا۔ کھانے کے بعد دعا کی گئی اور تقریب برخاست ہوئی۔

اسی طرح محترمہ امۃ الحکیم صاحبہ کلرک دفتر لجنہ اماء اللہ نے بھی اپنے نئے کوارٹر میں آنے کی خوشی میں کئی ایک معزز خواتین کو دعوتِ چائے پر بلایا۔ چائے کے بعد دعا کی گئی

تعاونوا علی البرّ والتقویٰ

مندرجہ ذیل احباب نے اشاعتِ مصباح میں ہمارے ساتھ تعاون فرمایا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

۱۔ مکرم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب ۲۰ خریدار

۲۔ چوہدری عطاء اللہ صاحب بی۔ اے ۵ خریدار

نیز اہلیہ صاحبہ عبدالقادر صاحب اور دوسرے نے اعانت مصباح میں ۵/- روپے ارسال کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

اخلاق انسان کے صالح ہونیکی نشانی ہیں

"اب میں ایک ضروری اور اشد ضروری بات بیان کرنی چاہتا ہوں۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ لاپرواہی اور عدم توجہی سے نہ سُنے۔ یاد رکھو کہ اخلاق انسان کے صالح ہونے کی نشانی ہیں۔ عام طور پر حدیث شریف میں مُسلمانوں کی یہی تعریف آئی ہے کہ مسلمان وہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان سلامت رہیں۔

یہاں تک حضورؑ نے تقریر فرمائی تھی کہ نماز عصر کا وقت ہوگیا۔ چنانچہ آپؑ نے اور کُل حاضرین نے نہایت خلوص اور سچے جوش سے نماز عصر ادا کی اور پھر سب کے سب ہمہ تن گوش ہوکر مردِ خدا کی باتیں سُننے لگے اور آپؑ نے تقریر کو پھر شروع کیا۔ (ایڈیٹر)

مَیں نے اِس ذکر کو چھوڑا تھا کہ اھدنا الصّراط المُستقیم کی دُعا تعلیم کرنے میں اللہ تعالےٰ نے چاہا ہے کہ انسان تین پہلو ضرور مدّنظر رکھے۔ اوّل اخلاقی حالت۔ دوم حالتِ عقائد۔ سوم اعمال کی حالت۔ مجموعی طور پر یوں کہو کہ انسان خداداد قوتوں کے ذریعے سے اپنے حال کی اصلاح کرے۔ اور پھر اللہ تعالےٰ سے مانگے۔ یہ مطلب نہیں کہ اصلاح کی صورت میں دُعا نہ کرے۔ نہیں۔ اس وقت بھی مانگتا رہے۔ ایاك نعبد و ایاك نستعین پر فلسفہ نہیں ہے۔ البتہ اِیاك نعبد میں تقدم زمانی ہے۔ کیونکہ جس حال میں اپنی رحمانیت سے بغیر ہماری دُعا اور درخواست کے ہمیں انسان بنایا۔ اور انواع و اقسام کی قوتیں اور نعمتیں عطا فرمائیں۔ اُس وقت ہماری دُعا نہ تھی۔ اُس وقت خدا کا فضل تھا اور یہی تقدم ہے" +

(منقول از ملفوظات جلد اوّل صہ ۱۲۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

منقول از چالیس جواہر پارے مصنفہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

چونتیسویں حدیث ۳۴!

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوا الْاَجِيْرَ اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّجِفَّ عَرَقُهٗ۔ (ابن ماجہ)

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مزدور کو اسکے پسینہ کے خشک ہونے سے پہلے مزدوری دیا کرو۔

تشریح۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں قوموں کے رئیسوں اور لیڈروں کے واجبی اکرام کی تاکید فرمائی وہاں غریبوں اور کمزور لوگوں کے حقوق کا بھی پورا پورا خیال رکھا ہے۔ اور چونکہ مزدور طبقہ عموماً غربت کی انتہائی حالت میں ہوتا ہے اسلئے آپ نے مزدوروں کے حقوق کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی اور ارشاد فرمایا کہ مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اسے اُجرت دو۔ ان حکیمانہ الفاظ میں آپ کی غرض صرف یہی نہیں تھی کہ اُجرت کی ادائیگی میں جلدی کی جائے اور بس بلکہ دراصل اِن الفاظ میں مزدوروں اور غریبوں کے حقوق کی طرف عمومی توجہ دلانا اصل غرض تھی۔ اور چونکہ اُجرت کی بروقت ادائیگی مزدور کے حقوق کا سب سے ادنیٰ حصہ ہوتا ہے اسلئے آپ نے مثال کے طور پر اِس ادنیٰ حصہ کا ذکر کر کے تاکید فرما دی تاکہ ادنیٰ حصہ کی طرف توجہ خود بخود اعلیٰ حصوں کی حفاظت کا موجب بن جائے۔ اِسمیں کیا شبہ ہے کہ جو مصلح اُجرت کی ادائیگی کے لئے مزدور کے پسینہ خشک ہونے کی بھی مہلت نہیں دیتا وہ دراصل اِن الفاظ میں یہ بتانا چاہتا ہے کہ مزدور کو اسکی پوری پوری اُجرت دو۔ اسکے واجبی آرام کا خیال رکھو اور اسپر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈالو جو اسکی طاقت سے باہر ہو۔ چنانچہ جو تعلیم آپ نے غلاموں کیساتھ حُسنِ سلوک کے بارے میں دی ہے یا جو ارشاد آپ نے اسلامی اخوت اور اسلامی مساوات کے متعلق فرمایا ہے جسکی کسی قدر تفصیل خاکسار مؤلف کی کتاب سیرۃ خاتم النبیین حصہ دوم وسوم میں بیان کیجا چکی ہے وہ اِس بات پر شاہد ہے کہ ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غریب طبقہ کے کتنے ہمدرد کتنے بہی خواہ اور ان کے حقوق کے کس درجہ محافظ تھے۔

آپ نے انفرادی جدوجہد کے محرک کو زندہ رکھنے اور ہر شخص کو اسکی ذاتی سعی کے ثمرہ سے حصہ دینے کیلئے بیشک انفرادی جائداد کی اجازت مرحمت فرمائی مگر ساتھ ہی زکوٰۃ اور حرمتِ سود اور تقسیمِ ورثہ وغیرہ کے زرّین اصولوں کے ذریعہ دولت کو سموتے رہنے کی بھی ایک مؤثر مشینری قائم فرما دی۔ اور جو فرق پھر بھی باقی رہ جائے اسکے متعلق غریبوں کی دلداری کیلئے فرمایا کہ تم لوگ اگر ایمان پر قائم رہو تو امیروں کی نسبت پانچسو سال پہلے خدا کی جنت میں جاؤ گے۔ اور ظاہر ہے کہ آخرت کی جاودانی زندگی کے مقابل پر دُنیا کی چار روزہ زندگی کیا حقیقت رکھتی ہے۔ اور پھر یہ کہتے ہوئے غریبوں کی مزید عزت افزائی فرمائی کہ

اُن فقیر تھی یعنی دیکھو میں نے اپنے واسطے بھی دُنیا کی کوئی دولت جمع نہیں کی بلکہ میں تمہارے ساتھ ہوں اور تمہیں میں سے ایک ہوں۔ اور اِس فقر میں ہی میرا فخر ہے

پینتیسویں حدیث!

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَةِ یُدْعٰی لَهَا الْاَغْنِیَاءُ وَیُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (بخاری)

ترجمہ:۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بدترین دعوت وہ ہے جس میں امیر لوگ تو بلائے جائیں مگر غریبوں کو نظر انداز کر دیا جائے۔ اور جو شخص کسی کی دعوت کو رد کرتا ہے وہ خدا اور اُسکے رسول کا نافرمان ہے۔

تشریح:۔ اسلام نے دولت کو سمونے اور غریب امیر کے فرق کو کم سے کم حد کے اندر محدود کرنے کی جو کوشش کی ہے وہ ظاہر و عیاں ہے۔ اِس تعلق میں سب سے زیادہ باعثِ تکلیف اور باعثِ اعتراض تمدنی میل ملاقات کا فرق ہوتا ہے جو گویا امیروں اور غریبوں کو دو علیحدہ علیحدہ کیمپوں کی صورت دیکر انکے اندر ایک دائمی رقابت اور کشمکش کا رنگ پیدا کر دیتا ہے۔ اسلام نے اِس کشمکش کو دُور کرنے اور اِس جذباتی فرق کو سمونے کیلئے انتہائی کوشش کی ہے چنانچہ سب سے پہلے تو اسلام نے سارے مسلمانوں کو بھائی بھائی قرار دیکر ایک لیول پر کھڑا کر دیا ہے اور پھر حقوق کے معاملہ میں سب کے واسطے ترقی کا ایک جیسا رستہ کھولکر ملکی اور قومی عہدوں کو کسی ایک فریق کی اجارہ داری نہیں بننے دیا بلکہ حکم دیا ہے کہ قومی اور ملکی عہدوں کا انتخاب بلالحاظ غریب امیر اور بلالحاظ قوم و قبیلہ محض اہلیت کی بنا پر ہونا چاہیئے۔

اِسکے علاوہ غریبوں اور امیروں میں تمدنی تعلقات کو تنگ کرنے اور انہیں گویا ایک خاندان کی صورت میں اکٹھا رکھنے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب کوئی امیر شخص دعوت کرے تو اسمیں لازماً غریبوں کو بھی بُلائے اور جب کوئی غریب شخص دعوت کرے تو امیر لوگ ایسی دعوت میں شرکت سے ہرگز انکار نہ کریں چنانچہ موجودہ حدیث اسی ارشاد پر مشتمل ہے۔ اِس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اور کن زوردار الفاظ میں فرماتے ہیں کہ بدترین دعوت وہ ہے جسمیں امیر لوگوں کو تو بلایا جائے مگر غریبوں کو نظر انداز کر دیا جائے۔ اور پھر دوسری طرف امیروں کو متنبہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی غریب شخص تمہاری دعوت کرے تو تمہارے لئے ہرگز جائز نہیں کہ اسکی غربت کا خیال کر کے اسکی دعوت کو رد کرو۔ اور جو شخص ایسا کریگا فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وہ خدا اور اُس کے رسول کا نافرمان ہے! اور ایک دوسری حدیث میں فرماتے ہیں کہ لو دُعِیْتُ اِلٰی کُرَاعٍ لَاَجَبْتُ یعنی اگر کوئی غریب شخص بکری کا ایک کُھر یا پایہ پکا کر بھی مجھے اپنے گھر پر بُلائے تو میں اسکی دعوت کو ضرور قبول کرونگا۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے نادانستہ طور پر بلالؓ اور بعض دوسرے غریب مسلمانوں کی کچھ دل شکنی ہوگئی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکا علم ہوا تو آپ نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا۔ ابوبکر جن غریبوں کا دل دکھایا ہے انکی دلداری کرو کیونکہ انکی دلداری میں خدا کی خوشنودی ہے۔ حضرت ابوبکرؓ فوراً اُن لوگوں کے پاس گئے اور عاجزی سے عرض کیا۔ بھائیو! مجھے خدا کیلئے معاف کرنا میری نیت دلشکنی کی نہیں تھی۔ کیا اِس تعلیم کے ہوتے ہوئے ایک سچی اسلامی سوسائٹی میں کوئی ناگوار طبقے پیدا ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معیارِ گفتگو

از مدیرہ

قرآن کریم اور احادیث سے گفتگو کے یہ آداب معلوم ہوتے ہیں:۔

۱۔ گفتگو نرمی سے کی جائے۔ حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کو ہدایت ہوتی ہے۔ "قُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا" (طٰہٰ ع۲)
ترجمہ۔ تم دونوں فرعون کو نرم بات کہیو۔

۲۔ جو بات کہی جائے اچھی ہو اور حکمت سے پُر ہو۔ "وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا" (بقرہ ع۱۰) ترجمہ:۔ اور لوگوں کو اچھی اور پُر حکمت بات کہو۔

۳۔ اور ناگوار گذرنے والی بات عمدگی سے پیش کی جائے "اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ"۔ اس کا فائدہ قرآن کریم نے خود بیان کر دیا کہ دشمن بھی دوست ہو جاتا ہے۔

۴۔ مجلس میں ہوں یا علیحدگی میں کسی کے متعلق ایسے الفاظ استعمال نہ کئے جائیں جن میں طعن یا حقارت کی ملونی ہو۔ یہودیوں کا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہی شیوہ تھا۔ اس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا" (نساء ع۷) اے مومنو! تم راعنا کے مشتبہ الفاظ مت کہو بلکہ انظرنا کہا کرو۔ یعنی اس طرف بھی نظر کرم کیجئے۔

۵۔ گفتگو ہر صورت میں مبنی بر انصاف اور راست راست بے کم و کاست ہو۔ "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ" (احزاب)
ترجمہ۔ اے لوگو جو ایمان لائے اللہ سے ڈرو۔ اور راست بات کہا کرو۔ اس سے اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا۔

۶۔ دوسرے سے کوئی بات اس طور سے کہی جائے کہ اس سے اس کی دلجوئی ہو اور بات بھی معقول ہو۔ "قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَیْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ یَّتْبَعُهَاۤ اَذًى" (بقرہ ع۳۶)
ترجمہ۔ نیک بات کہنی اور استغفار کرنا بہتر ہے اس صدقہ سے جس کے پیچھے ایذا رسانی ہو۔

۷۔ چیخ کر بات نہ کی جائے۔ "وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ" (لقمان ع۲)
ترجمہ۔ اپنی آواز نیچی رکھ کیونکہ سب سے بھدی آواز گدھے کی آواز ہے۔

۸۔ لغو اور فضول باتوں سے اعراض کیا جائے۔ "وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ" (مومنون ع۱) ترجمہ۔ مومن وہ ہیں جو لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔

۹۔ ہر بات پوری احتیاط اور جانچ تول کر کی جائے کیونکہ سب ریکارڈ میں آتی ہے۔ "مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ" (ق ع۲) ترجمہ۔ جو بات بھی کوئی شخص کہتا ہے تو اسکے سامنے تیار اور مستعد نگران ہوتے ہیں +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ ماضی

مکرم مولوی مصلح الدین احمد وڑائچ راجیکی از پشاور

[آج سے تخمیناً اٹھارہ ۱۸ انیس ۱۹ سال قبل بچپن کے زمانہ میں میں نے یہ نظم لکھی تھی۔ اگرچہ اسوقت اس کے اشعار تو کچھ زیادہ ہی تھے مگر اب میرے حافظہ کے عدم ضبط کی وجہ سے بھول چکے ہیں اسلئے ماحضر پیش کرتے ہوئے دُعا کا ملتجی ہوں۔ والسلام
—————— نیاز آگین مصلح الدین احمد وڑائچ راجیکی از پشاور شہر]

میری نوجوانی کے ارمان تھے وہ ÷ میری سرفرازی کا سامان تھے وہ
میرے دل کی دُنیا کے سُلطان تھے وہ ÷ کہاں چل دیئے مجھ کو ناساز کر کے
میری آرزوؤں کو برباد کر کے

مَیں جاؤں گا اُن کیلئے ہر مکاں میں ÷ کبھی اِس جہاں میں کبھی اُس جہاں میں
کبھی آسماں پر کبھی لامکاں میں ÷ کہ شاید وہ دلدار مل جائیں میرے
جُدائی کے سب داغ دُھل جائیں میرے

کبھی جا کے دیکھونگا ویرانیوں میں ÷ کبھی جا کے ڈھونڈونگا فارانیوں میں
کبھی جا کے پوچھونگا رعنائیوں میں ÷ کہ وہ شاہِ والا کہاں ہیں کدھر ہیں؟
مجھے لے چلو وہ جہاں ہیں جدھر ہیں

زمینوں سے جا کر زمانوں سے جا کر ÷ مکینوں سے جا کر مکانوں سے جا کر
فضاؤں سے کیا آسمانوں سے جا کر ÷ کہونگا میرا دل دُکھایا ہے تم نے
کہاں میرا یوسف چُھپایا ہے تم نے

کبھی اپنی اقصےٰ کے مینار پر سے ÷ کبھی قادیاں تیرے دیوار و دَر سے
کبھی آتے جاتے اِدھر سے اُدھر سے ÷ اُسی جانِ جاں کا تقاضا کروں گا
اُسی ماہ لقا کی تمنّا کروں گا

اگر مل گیا مجھکو وہ لامکانی! ÷ غمِ آرزوئے محبّت کا بانی!!
تڑپتی ہے جس کے لئے زندگانی! ÷ مناؤں گا اُس کو مَیں آنسو بہا کر

بٹھاؤں گا دل میں یہ آنکھیں بچھا کر

کہونگا اے جانِ جہاں شاد کردے ÷ میں برباد ہوں مجھ کو آباد کردے

اسیرِ ہوس ہوں تُو آزاد کردے ÷ کہ تیرے سوا کون فریادرس ہے

تُو ہی عاصیاں را خطا بخش و بس ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معلومات! ——— مُدیرہ

۱۔ سب سے پہلے عید الاضحیہ مسلمانوں نے ۲ھ میں کی۔

۲۔ مدینہ میں سب سے پہلے فوت ہونیوالے مہاجر حضرت عثمان بن مظعونؓ تھے۔

۳۔ ہجرت کے بعد مدینہ میں سب سے پہلے عبداللہ بن زبیر پیدا ہوئے۔

۴۔ ہجرت حبشہ میں سب سے پہلے عبداللہ بن جعفر پیدا ہوئے۔

۵۔ ہجرت کے بعد سب سے پہلے انصاری بچہ مسلم بن مخلد پیدا ہوا۔

۶۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے پہلے وحی رسالت چالیس سال کی عمر میں سوموار کے دن سترہ رمضان المبارک کو ہوئی اور سب سے پہلا کلام الٰہی ۴۰ سال کی عمر میں یا محمد عظ عو دتاک ہوا۔

۷۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سوموار کے دن ہوئی اور سوموار کے دن بعثت اور سوموار کے دن ہجرت از مکہ اور سوموار کے دن وفات۔

۸۔ حبشہ کی طرف ہجرت رجب ۵ نبوت میں ہوئی۔ ہجرت کرنیوالے گیارہ اشخاص تھے۔ اسمیں سب سے پہلے حضرت عثمان بن عفانؓ نے اپنی بیوی سمیت ہجرت کی۔

۹۔ ایسے صحابی جو تابعی کے ہاتھ پر بیعت کر کے مسلمان ہوئے وہ عمرو بن العاصؓ تھے۔

۱۰۔ حبشہ کی طرف دوسری ہجرت میں ۸۳ مرد اور ۱۸ عورتیں تھیں۔

۱۱۔ عبیداللہ بن جحش صحابی حبشہ میں ہجرت کر کے گیا لیکن وہاں عیسائی ہوگیا اور عیسائی ہونیکی حالت میں ہی فوت ہوا۔ اسکی بیوی ام حبیبہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ۶ھ میں شادی کی۔ اُسوقت ام حبیبہؓ حبشہ میں ہی تھیں۔

۱۲۔ مکہ سے مدینہ کی طرف سب سے پہلے ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد نے ہجرت کی۔

۱۳۔ مدینہ میں ہجرت سے قبل سب سے پہلے معلم مصعبؓ بن عمیر بھیجے گئے۔

۱۴۔ اذان کی ابتدا ۲ھ میں ہوئی۔

۱۵۔ حضرت عائشہؓ کی شادی ۲ھ میں ہوئی ÷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی اور غیر احمدی میں فرق

ادارہ

ادارہ نے اعلان کیا تھا کہ آئندہ اشاعتوں میں اِس عنوان کے ماتحت بہنوں کی خدمت میں وہ امور پیش کیے جائیں گے جو ہمارے اور غیر احمدی احباب کے درمیان مابالامتیاز ہیں۔ سو ادارہ یہ امور پیش کرتے ہوئے اُمید کرتا ہے کہ تمام بہنیں اُنکو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں گی۔ اگر کوئی سوال حل طلب ہو اور کوئی تشریح قابلِ ذکر تو ہمیں تحریر فرمائیں ہم آئندہ شمارہ میں اُس کا جواب شائع کر دیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ا۔ مکالمہ الٰہیہ اور نزولِ وحی دائمی ہے

تمام مذاہب کی بُنیاد مکالمہ الٰہیہ اور وحی پر ہے۔ کیونکہ ہر مذہب کا آغاز کسی نہ کسی نبی کے ذریعہ ہوا ہے۔ قرآن مجید میں صریح ارشاد موجود ہے۔ اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ۔ ہر قوم کی طرف کوئی نہ کوئی نبی ضرور آیا ہے۔ لیکن ہمیشہ سے ہی یہ دستور چلا آیا ہے کہ ہر نبی کی اُمت نے اس نبی کے گذر جانے کے بعد یہ عقیدہ بنا لیا کہ اب مکالمہ الٰہیہ کا دروازہ بند ہے۔ اِسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی اِس آیت میں اشارہ فرمایا ہے حَتّٰۤى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام فوت ہوئے تو قوم نے یہ کہہ دیا کہ اب اِس کے بعد سلسلۂ نبوت و مکالمۂ الٰہیہ ختم ہو گیا لیکن اللہ تعالیٰ نے اُن کے بعد بہت سے عظیم الشان انبیاء مبعوث فرمائے۔ اِس خیال کا نتیجہ یہ نکلا کہ قوم اپنے نبی پر تو ایمان لاتی رہی مگر دوسری قوموں اور دوسرے ممالک کے انبیاء کا انکار کر دیتی تھی یا ایک زمانہ تک اپنے ہاں سلسلۂ وحی کو جاری قرار دے کر بعد ازاں اُس پر ہمیشہ کے لئے مُہر کر دیتی۔ یہ دونوں نظریے اللہ تعالیٰ کی صفتِ ربّ العالمین کے خلاف ہیں اس لئے اسلام کا صحیح عقیدہ یہ ہے کہ مکالمہ الٰہیہ ساری قوموں کیلئے جاری رہا ہے اور اب بھی اِس کے پانے کا دروازہ تمام قوموں کے لئے مفتوح ہے اور یہ سلسلہ ہمیشہ کے لئے جاری رہے گا۔ نزولِ وحی دائمی ہے اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ سب انبیاء پر بلا تفریق ایمان لائے۔ بے شک قرآن مجید کے ذریعہ شریعت کی تکمیل ہوئی ہے اسلئے جدید شریعت کا سوال پیدا نہیں ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ کی وحی اور اس کا مکالمہ تو اس کی ہستی کی دلیل ہے۔ یہی عشاق مومنوں کا شیریں پھل ہے جسے وہ مناجات کے وقت لذّت پاتے ہیں اسے کیونکر بند قرار دیا جا سکتا ہے۔ مسلمان کہلانیوالے دوسرے فرقے مکالمہ الٰہیہ اور وحی کو دائمی ماننے سے منکر ہیں اور وہ اسکی عالمگیر اہمیت تسلیم کرنے میں متردد ہیں لیکن برعکس اس کے احمدیت یہ عقیدہ پیش کرتی ہے:۔

الف۔ "یہ مت خیال کرو کہ خدا کی وحی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے اور رُوح القدس اب اُتر نہیں سکتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلکہ پہلے زمانوں میں ہی اُتر چکا۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ مگر رُوح القدس کے اُترنے کا کبھی دروازہ بند نہیں ہوتا۔" (کشتی نوح)

ب۔ "قرآن شریف پر شریعت ختم ہو گئی مگر وحی ختم نہیں ہوئی کیونکہ وہ سچے دین کی جان ہے۔ جس دین میں وحی الٰہی کا سلسلہ جاری نہیں ہوتا وہ دین مُردہ ہے اور خدا اُس کے ساتھ نہیں۔" (کشتی نوح)

قرآن مجید نے مکالمہ الٰہیہ کو عالمگیر اور دائمی کیوں قرار دیا ہے؟

اس کا جواب ان آیات میں موجود ہے:۔

ا۔ مکالمہ الٰہیہ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اسکے معبود ہونے کی دلیل ہے۔

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسٰى مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ
عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ
لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا م
اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝ (اعراف)

ترجمہ:۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے اُن کی غیر حاضری میں اپنے زیورات سے ایک بچھڑا معبود بنا لیا۔ جو محض ایک آواز دار جسم تھا کیا ان لوگوں نے اتنا غور نہ کیا کہ وہ تو ان سے مکالمہ نہیں کرتا اور نہ ہی انہیں کسی راستہ کی رہنمائی کرتا ہے۔

۲۔ اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا وَّ
لَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا۔

ترجمہ:۔ کیا یہ لوگ اتنا نہیں دیکھتے کہ گوسالہ اُن کی درخواست کے جواب میں ان سے کوئی بات نہیں کرتا اور نہ ہی اُن کے نفع و ضرر کا مالک ہے۔

ان دونوں آیات سے ثابت ہے کہ معبود برحق اپنی ہستی کا ثبوت اپنے پُر شوکت اور مشتمل بر غیب مکالمہ سے دیتا ہے۔ اور اپنے پرستاروں کو نفع پہنچاتا ہے اور اُن سے ضرر کو دُور کرتا ہے۔ اگر یہ باتیں نہ ہوں تو اس وجود کا معبود ہونا باطل ہے

مکالمہ الٰہیہ عالمگیر ہے۔ اس کا ثبوت اس آیت میں موجود ہے اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ (فاطر) ہم نے تجھے حق کے ساتھ بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے۔ کوئی بھی اُمت ایسی نہیں ہوتی جس میں ہم نے نذیر نہ بھیجا ہو۔

ان آیات کی روشنی میں اسلامی عقیدہ یہی ہے کہ ہر قوم میں نبی اور پیغمبر ہو گذرے ہیں۔ اسی بناء پر جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصریحات کے ماتحت یہودیوں عیسائیوں بدھوں، زرتشتیوں اور ہندوؤں وغیرہ میں اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ لوگوں کا مبعوث کیا جانا تسلیم کرتی ہے۔ اور انہیں تعلیم قرآنی لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ کے مطابق اپنا بزرگ خیال کرتی ہے۔

مکالمہ الٰہیہ تا قیامت جاری ہے۔ قرآن مجید کی متعدد آیات سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے خاص بندوں سے مکالمہ جاری ہے وہ انہیں دوسرے انسانوں کے لئے نذیر مقرر کرتا ہے۔ قرآن مجید میں آتا ہے کہ قیامت کے دن اہل جہنم کو "وَجَاءَكُمُ النَّذِيْرُ" کہہ کر جواب دیا جائے گا کہ تمہارے پاس نذیر بھی آیا لیکن تم اس پر بھی ایمان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بتلائے اس لئے اب تمہاری سزا جہنم ہی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انذار کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ کیونکہ ایک لمبے زمانہ تک رسول نہ آنے سے لوگ کہہ سکتے ہیں کہ مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِیْرٍ وَّلَا نَذِیْرٍ کہ ہمارے پاس تو کوئی بشیر و نذیر آیا ہی نہیں ہمارا کیا قصور۔ اس عذر کو توڑنے کیلئے اللہ تعالیٰ تھوڑے تھوڑے عرصہ بعد اپنے ایلچی بھیجتا رہتا ہے قُربِ قیامت میں بھی اہلِ زمین کے لئے سلسلۂ وحی جاری رہیگا کیونکہ جب تک قیامت تک لوگوں میں سے بعض حطبِ جہنم ہوں گے تو قیامت تک اُن کے لئے انذار بھی ہوگا۔ اگر یہ سلسلہ بھی منقطع ہو جاتے تو جہنمیوں کا ایک طبقہ کہہ سکتا ہے کہ خدایا ہمارے پاس تو کوئی نذیر نہیں آیا۔

پھر اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید کو شجرۂ طیبہ قرار دیا ہے۔ جو ہر زمانہ میں تازہ بتازہ پھل دیتا رہیگا یعنی قرآن مجید کی پیروی سے اہلِ ایمان کو معرفتِ ربانی اور مکالمۂ الٰہیہ کے تازہ بتازہ شیریں پھل ملتے رہیں گے اور لوگ علیٰ قدرِ مراتب رؤیا و کشوف اور الہام و وحی سے حصہ پائیں گے۔ اور یہ امّتِ محمدیہ کے بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہونے کی ناقابلِ تردید دلیل ہے۔ یہی امر اسلام کے زندہ مذہب ہونے کی محکم دلیل ہے۔ جماعت احمدیہ اسی کو پیش کرتی ہے۔ اگر ایسا تسلیم نہ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کی ہستی کو پہچاننے کا کوئی ذریعہ باقی نہیں رہتا اور نہ ہی سوائے منقولی دلائل کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا کوئی ثبوت ہمارے ہاتھ میں رہے گا۔

۲۔ قرآن مجید

ہمارا اور غیر احمدی احباب کا دوسرا اختلاف قرآن مجید کے متعلق ہے۔ ہمارے نزدیک قرآن مجید کی کوئی آیت منسوخ نہیں اور نہ ہی قیامت تک اس کی کوئی آیت منسوخ ہوگی۔ اس کا ہر شعشہ اپنی جگہ قائم ہے اور قائم رہے گا۔ لیکن غیر احمدی احباب قرآن مجید میں بہت سی آیات کو منسوخ مانتے ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے آیاتِ منسوخہ کی زیادہ سے زیادہ تعداد ۵۰۰ اور کم از کم ۵ بتائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد تک تمام مسلمان یک زبان ہوکر اس عقیدہ پر جمع چلے آئے ہیں۔ فرق صرف آیاتِ منسوخہ کی تعداد کی کمی بیشی میں تھا۔ صرف حضور نے ہی سب سے پہلے یہ دعویٰ فرمایا کہ قرآن مجید کا ایک شعشہ تک بھی نہ منسوخ ہوا نہ ہوسکتا ہے نہ ہوگا۔ اس بنا پر جماعت احمدیہ ہی اکیلی جماعت ہے جو قرآن مجید میں منسوخ آیات کی منکر ہے۔ ہمارے عقیدہ میں قرآن مجید نے سابقہ شرائع کو منسوخ کر دیا ہے مگر قرآن مجید کبھی منسوخ نہیں ہوسکتا۔ نہ سارا قرآن جیسا کہ بہائیوں کا دعویٰ ہے۔ اور نہ ہی بعض حصہ جیسا کہ علماء صاحبان عقیدہ رکھتے ہیں۔ پس زمین و آسمان کا ٹل جانا اس شریعت کے ایک حکم کے ٹل جانے سے زیادہ آسان ہے۔

دراصل علماء کہلانے والوں نے قرآن مجید پر تدبر چھوڑ دیا تھا۔ جب کبھی انہیں کوئی مشکل پیش آتی تو علماء متقدمین کی طرف دوڑتے جو مطلب وہاں ملتا اس پر عمل کرتے اور اس طرف کبھی غور نہ کرتے کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں بھی بار بار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عقل و فکر کے ساتھ اس قرآن مجید پر غور کرنے کی دعوت دی ہے۔ اور نہ ہی ان میں یہ روحانیت تھی کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کر کے اس کے غوامض کو حل کر سکتے۔ اس لئے انہوں نے قرآنی آیات پر تدبّر چھوڑ دیا اور قرآن مجید کو بے ربط آیات اور گذشتہ انبیاء و امم کے واقعات کا ذخیرہ خیال کیا۔ مشکل آیات کو متشابہات کے تحت لا کر ناقابل فہم قرار دیا۔ قصور اپنی عقل کا تھا الزام کلام الٰہی پر لگا دیا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فہم قرآن پاک کا خاص حصہ پا کر قرآن مجید کو اس کی اصل شان میں پیش کیا اور تمام بدنما داغوں کو جو قرآن پاک کے خوبصورت چہرہ پر لگائے گئے تھے دُور کر دیا اور فرمایا ؎

جمال و حُسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اَوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

آپ نے اپنی تمام کُتب میں قرآن مجید کی بے شمار آیات کی نہایت لطیف تفاسیر فرمائی ہیں۔ اور سورہ فاتحہ کی عربی اور اُردو دونوں میں نہایت ٹھوس اور پر معرفت تفاسیر لکھی ہیں اور علماء زمانہ کو چیلنج کیا ہے کہ اگر ان میں سے کسی کو قرآن فہمی کا دعویٰ ہے تو وہ میرے مقابل آکر قرآن مجید کی تفسیر لکھے۔

آج جماعت احمدیہ کا ہر شخص بجا طور پر فخر کر سکتا ہے کہ انہوں نے ہی قرآن مجید کی حقیقی شان کو دُنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ نسخ کی تردید کے لئے قرآن مجید کی بے شمار آیات بطور دلیل پیش کی جا سکتی ہیں۔ صرف ایک آیت ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ ہی اس دعویٰ کے ابطال کے لئے کافی ہے۔ اور پھر نسخ ماننے والوں کا تعداد کی تعیین میں اختلاف ہی اُن کے کذبِ دعویٰ پر دلالت کرتا ہے۔ ایک نے ۵۰۰ آیات کو منسوخ قرار دیا۔ دوسرے نے اس سے کم۔ ایک صاحب آئے تو انہوں نے کہا کہ میں بہت غور و فکر کے بعد قرآن مجید کی صرف پانچ آیات میں نسخ قرار دے سکتا ہوں۔ معلوم ہوا کہ کوتاہ فہمی ان حضرات کی اپنی ہے نہ کہ کلام الٰہی کا قصور ؎

شرائط
ایجنسی مصباح!

۱۔ کم از کم دس پرچوں پر ایجنسی دی جا سکتی ہے۔
۲۔ ایجنسی کے لئے مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش ضروری ہے۔
۳۔ کمیشن ۲۵ فیصدی دیا جائے گا۔
۴۔ کوئی پرچہ واپس نہیں لیا جائے گا۔
۵۔ ہر ماہ کا حساب صاف ہونے کے بعد دوسرے ماہ کا پرچہ مل سکیگا۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گلدستۂ عقیدت

بحضور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سلمہ ربہ

از مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب شاد

مرے حبیب مرے دل کا دلستاں ہے تو　　رموزِ عشقِ حقیقی کا رازداں ہے تو

دلیلِ ہستیٔ باری وجود ہے تیرا　　خدا کی تازہ کرامات کا نشاں ہے تو

تری ہے ذاتِ مقدس فیوض کا منبع　　نکاتِ علم معارف کا نکتہ داں ہے تو

خزاں کا خوف رہا ہے نہ کچھ خطر ہم کو　　کہ باغِ دینِ محمدؐ کا باغباں ہے تو

ترا وجود ہی "یُولَدُ لَہٗ" کا مظہر ہے　　امامِ وقت کا فرزندِ مہرباں ہے تو

خدا کے "نورِ مجسم"! "فہیم"! "دل کے حلیم"!!!　　جہاں میں سرِّ حقیقت کا ترجماں ہے تو

ترے کلام سے مُردوں میں جان پڑتی ہے　　کرے جو زندہ دلوں کو وہ خوش بیاں ہے تو

بچایا کفر کے حملوں سے تُو نے ملت کو　　جہاں میں دینِ محمدؐ کا پاسباں ہے تو

"علومِ ظاہر و باطن" عطا ہوئے تجھ کو　　نبی کے تختِ خلافت پہ حکمراں ہے تو

خدا نے تجھ کو بنایا "مظفر و منصور"　　ہے جس کے نام "فتح" وہ کامراں ہے تو

ہمارے گوہرِ مقصود! یوسفِ ثانی　　جہاں میں حُسن و تجمل کی ایک کاں ہے تو

خدا کے دین کی نُصرت ہے تجھ سے وابستہ　　ملے گا جسکی دُعاؤں سے قادیاں ہے تو

جہاں پہ غلبۂ اسلام اب مقدر ہے　　ترے ہی دم سے کہ سالارِ کارواں ہے تو

غلامِ دینِ محمد! خدا کے بطلِ جلیل　　شکست کفر کو دی جس نے وہ جواں ہے تو

خدا نے تجھ کو بنایا ہے "مصلح موعود"　　جہاں میں موجبِ صد فخرِ خانداں ہے تو

خدا نے "نُور" سراسر جسے قرار دیا　　وہ خوش نصیب جواں بخت شادماں ہے تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیرون پاکستان جانیوالی بہنوں کی خدمت میں

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے سپاسنامہ

عرصہ زیر رپورٹ میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے تین احمدی بہنوں کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ ان میں سے ایک بہن امۃ القیوم صاحبہ اپنے شوہر مولوی غلام احمد صاحب مبشرؔ کے ہمراہ تبلیغ اسلام کے لئے حلب اور دوسری بہن خورشید بیگم صاحبہ اپنے شوہر چوہدری محمد اسحٰق صاحب ساقیؔ کے ساتھ ترینی ڈاڈ جا چکی ہیں۔ تیسری بہن امۃ الحکیم صاحبہ اپنے شوہر شیخ نور احمد صاحب منیرؔ کے پاس روانہ ہوئی ہیں جو اسوقت لبنانؔ میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ تینوں بہنوں کی خدمت میں محترمہ سیکرٹری صاحبہ تبلیغ نے ایڈریس پیش کیا اور کہا کہ خدا کرے کہ آپ باہر جا کر احمدیت کو غالب کرنے میں مردوں کے دوش بدوش کام کر سکیں اور اپنے وجود کو اپنے رفیقِ حیات کیلئے تبلیغ احمدیت کے لئے معاون ثابت کریں نہ کہ بوجھ۔

تینوں بہنوں نے ایڈریس کے جواب میں فرداً فرداً تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ کا شکریہ ادا کیا اور دعا کی درخواست کرتے ہوئے کہا کہ ہم بیشک کمزور اور ناتوان ہیں اور جو ذمہ داری اپنے شوہر کے ساتھ ہمارے کندھے پر آن پڑی ہے وہ بہت عظیم الشان ہے اسلئے تمام بہنیں ہمارے لئے خصوصیت سے دعائیں کریں۔ دعا کے بعد اجتماع برخاست ہوا۔

روانگی

مورخہ ۶/۹/۵۱ صبح چناب ایکسپریس کے ذریعہ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب تبلیغ اسلام کے لئے افریقہ کو روانہ ہوئے۔ آپ کے ہمراہ آپ کی اہلیہ اور بچے بھی افریقہ روانہ ہو گئے ہیں۔ مرکز سے مولوی صاحب موصوف اور ان کی بیگم صاحبہ کو دعاؤں کے ساتھ الوداع کہا گیا۔

ولادت۔ مورخہ ۱/۹/۵۱ کو اللہ تعالیٰ نے ماسٹر محمد عمر انور صاحب آف سرگودہا بلاک ۲۲ کو دوسرا لڑکا اور چوتھا بچہ عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچہ کا نام رشید احمد انور تجویز فرمایا ہے۔ ماسٹر صاحب نے اس خوشی میں اعانت مصباح میں ۲/- روپے ارسال کئے ہیں۔ تمام بہنیں بچہ کے عمر دراز اور خادم دین ہونے کے متعلق دعا فرمائیں۔

مورخہ ۲ جولائی کو مکرمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ کے لڑکے عطاء الرحمٰن کے ہاں اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے تمام بہنیں بچہ کے عمر دراز اور خادم دین ہونے کیلئے دعا فرمائیں +

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دِل کے راز

مکرم محمد شفیع اشرف صاحب

اپنے مولا سے ناز کرتا ہوں — اور حاصل نیاز کرتا ہوں
عشق اور حسن کو ملاتا ہوں — کیا عجب ساز باز کرتا ہوں
اُنکے قدموں کی چاپ سنتا ہوں — بند سب اپنے ساز کرتا ہوں
آنکھ کو اشکبار رکھتا ہوں — دِل کو وقفِ گداز کرتا ہوں
شوق ہے اُن سے بات کرنے کا — انتظارِ نماز کرتا ہوں
ذکر ہوتا ہے وہ حقیقت کا — جب بیانِ مجاز کرتا ہوں
اپنے محمود کی محبت میں — پیروئ ایاز کرتا ہوں

مجھ پہ افسوس ہائے اے اشرفؔ!
کیوں بیاں دل کے راز کرتا ہوں

"جہاں میں احمدیت کے قلندر چھپ نہیں سکتے"

خواجہ اظہر محمود بٹ گوجرانوالہ

ضیائے صدق سے جو ہوں منور چھپ نہیں سکتے
زمانے میں کبھی ارباب جوہر چھپ نہیں سکتے

کبھی تو چھا ہی جائے گی جہاں پر احمدیت بھی
کہ کانوں میں ہمیشہ لعل و گوہر چھپ نہیں سکتے

مخالف دینِ حق کے آزمالیں قوتیں اپنی!
چھپانے سے حقائق بندہ پرور چھپ نہیں سکتے

مسیحِ پاک کی تعلیم نے وہ رُوپ بخشا ہے
جہاں میں احمدیت کے قلندر چھپ نہیں سکتے

سہے حساد کے طعنے بہت صبر و تحمل سے
مگر جذبات اب سینے کے اندر چھپ نہیں سکتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیمِ نسواں

ثریا جہاں سیٹھی

میری معزز بہنو! آپ جانتی ہیں کہ موجوداتِ عالم میں کوئی شئے اُسوقت تک کامل نہیں خیال کی جاسکتی جب تک اسکے تمام اجزا کامل نہ ہوں۔ اگر کسی لیمپ کی چمنی شکستہ یا میلی ہو تو خواہ وہ کیسا ہی خوشنما اور قیمتی لیمپ ہو اس کی روشنی پوری صاف نہ ہوگی۔ انسان کیسا ہی عالی خاندان، کیسا ہی نجیب الطرفین اور دولت و ثروت و حکومت کے لحاظ سے کیسا ہی عالی مرتبہ کیوں نہ ہو، بلحاظِ شرافت اُسوقت تک کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کا دماغ علم کی روشنی سے منور نہ ہو جب تک کہ اُس کے اخلاق و فضائل مسلّمہ عمدہ اور قابلِ تعریف نہ ہوں۔ لہذا خدا تعالے قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ وَإِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ۔

ان ہر دو آیتوں سے ثابت ہے کہ علم کے نتیجہ میں انسان کے دل میں خشیت الٰہی پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ ایک صاحبِ علم جانتا ہے کہ خدا تعالیٰ کن باتوں سے خوش اور کن سے ناراض ہوتا ہے۔ تبھی تو خدا تعالیٰ نے پہلی آیت میں فرمایا ہے کہ کیا بے علم اور عالم ہر دو برابر ہو سکتے ہیں۔ سرورِ دو عالم آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ طلب العلم فریضة علی کل مسلمٍ و مسلمةٍ۔ اس ارشادِ نبوی میں حصولِ علم کو سب مردوں اور عورتوں کے لئے اہم قرار دیا گیا ہے۔

ایک تعلیمیافتہ عورت اپنے گھر کو بنسبت غیر تعلیمیافتہ عورت کے عمدگی سے چلا سکتی ہے۔ چنانچہ بسا اوقات دیکھا گیا ہے کہ زن و مرد کے خانگی تعلقات اس وجہ سے خراب ہوتے ہیں کہ عورت زیورِ علم سے آراستہ نہیں ہے اور اسکے برعکس اس کا رفیقِ حیات نعمتِ تعلیم سے بہرہ ور ہے اور وہ طبعاً خواہش رکھتا ہے کہ اسکی رفیقۂ حیات بھی اسکے رنگ میں رنگین ہو جائے۔

اگر ماں جاہل ہوگی تو اولاد کی تربیت کیسے کر سکیگی لیکن خاوند اور بیوی دونوں تعلیمیافتہ ہوں گے تو اُنکی اولاد مؤدب اور عالم ہوگی۔ انسان کا گھر وہ مرد و عورت سے مرکب ہے اور انکے تعلقات اس قدر قوی ہیں کہ ایک کا وجود دوسرے کے بغیر ناممکن ہے اور کوئی گھر جس میں وہ مرد رہتے ہوں اُسوقت تک گھر نہیں کہلا سکتا جب تک اُن میں ایک عورت نہ ہو۔ عورت و مرد ایک تصویر کے دو رُخ ہیں اور دونوں کی خوبی تصویر کا حُسن ہے جس طرح قوئ انسانی کی تہذیب کیلئے دل و دماغ دونوں قوتوں کی نگہداشت کرنی پڑتی ہے اسی طرح سوسائٹی کی تہذیب کے واسطے عورت و مرد دونوں کی تعلیم ضروری ہے۔ مرد و عورت زندگی کی گاڑی کے دو پہیے ہیں اور منزلِ مقصود تک صحیح و سلامت پہنچنے کیلئے دونوں پہیوں کا استحکام لازم ہے۔ جو لوگ صرف مردوں کو تعلیم دیکر قوم کو ترقی دینا چاہتے ہیں وہ شاید اُمید رکھتے ہیں کہ پرندے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صرف ایک پر سے آسمان پر اُڑ نہ جائیں اور گاڑی ایک ہی پہیئے سے منزلِ مقصود تک پہنچ جائے۔ عورت مرد کی ساتھی، مرد کی مشیر، مرد کی رازدان اور مرد کے گھر کی مالک اور اُسکے برابر کی حصہ دار ہے۔ لیکن عورتیں مرد سے قوتِ جسمانی اور توانائی میں بہت کم ہیں۔ مرد کے اعضا سخت اور زیادہ قوی ہیں۔ عورت کے اُسکی نسبت چھوٹے، نازک اور دُبلے پتلے ہوتے ہیں۔ لیکن اگر مرد کی دماغی قوتیں عورت کی نسبت زیادہ ہیں تو عورت کے دلی جذبات مرد سے زیادہ قوی ہیں۔

سوسائٹی پر بھی عورتوں کے حقوق ہیں۔ اور ان میں سب سے بڑا حق یہ ہے کہ عورتوں کو تعلیم دی جائے۔ لیکن فرض وہ تعلیم ہے جو عورت کے ذاتی جوہر کو نہ صرف قائم رکھے بلکہ ترقی دے۔ اول مذہب کی تعلیم عورت کے لئے لازمی اور ضروری ہے۔ مذہب کی تعلیم خدا کا خوف، ایمانداری، صداقت، پرہیزگاری، رحمدلی، انصاف، رقتِ قلب، صبر و توکل پیدا کرتی ہے۔ اور یہ ایسے اوصاف ہیں جو عورت میں ہونے لازمی ہیں۔

عورتوں میں مذہبی تعلیم سوسائٹی کو مذہب کی طرف مائل رکھتی ہے۔ بچوں کا قاعدہ ہے کہ جو کچھ وہ گھر میں دیکھتے ہیں وہی سیکھتے ہیں۔ اور جو مذہب ماں کے دودھ کے ساتھ انہیں حاصل ہوتا ہے وہ رگ رگ میں ایسا پیوست ہوتا ہے کہ پھر ان کے دل سے اس کا نکلنا مشکل ہوتا ہے۔

ان سب باتوں کے علاوہ اگر گھر میں خدانخواستہ کوئی بیمار ہے اور ڈاکٹر بلا نہیں سکتا تو اگر عورت پڑھی لکھی ہوگی تو مریض کو کچھ مدد بہم پہنچائے گی۔ اسلئے عورتوں کو طب اور ڈاکٹری میں بھی دلچسپی لینی چاہیئے۔ تاکہ اپنی قوم و ملک کی عورتوں کی خدمت کرسکیں۔ اور نہ صرف یہی کہ وہ اس طرح ملک و قوم کی ہی خدمت کرسکیں گی بلکہ اپنی گھریلو زندگی میں بھی بوقتِ ضرورت اس سے فائدہ اُٹھا سکیں گی۔

اس زمانے میں ڈاکٹر عورتوں کی ضرورت اس قدر زیادہ ہے کہ غیر ملکوں سے ڈاکٹر عورتیں آکر یہاں ہندوستانی عورتوں کی خدمت کرتی ہیں۔ اگر اپنے ملک میں عورتیں ڈاکٹری سیکھ لیں تو یہ دقتیں بھی رفع ہو جائیں۔

عورت کو خانہ داری کے لحاظ سے ہوشیار ہونا چاہیئے ورنہ وہ اپنے خاوند کو خوش نہ رکھ سکے گی۔ کیونکہ یہ بات اسکے فرائض میں ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت پر لعنت فرمائی ہے جس پر اُس کا خاوند ناراض ہو۔ اور فرمایا جب تک اُس کا خاوند اُس پر خوش نہیں ہوتا فرشتے اُس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔

ان سب بُری باتوں سے بچنا اور اچھی باتوں پر عمل کرنا چاہیئے۔ تاکہ ہمارا رب ہم پر خوش ہو۔ آمین۔ وما توفیقنا الا باللہ ۔

لجنہ اماء اللہ چک ۴۶ شمالی کا نیا انتخاب

پریذیڈنٹ :- فاطمہ بی بی۔ اہلیہ نصیر احمد کاتب

سیکرٹری :- رشیدہ خانم بنت چوہدری بہاول بخش

خزانچی :- حمیدہ خانم " "

معاون خزانچی :- بیگم بی بی اہلیہ محمد الدین

خاکسار :- رشیدہ خانم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ چک ۴۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلاف کے جواہر پارے

مکرم ملک نذیر احمد ریاض صاحب [illegible]

دنیائے اسلام کے ارباب علم وفضل نے اپنی انتھک کوششوں، گہرے مطالعہ اور پیہم تجربات کے بعد زندگی کے بعض اہم ترین مسائل کو نہایت اختصار کیساتھ اپنے بیش قیمت جواہر پاروں کی صورت میں پیش کیا ہے جنہیں پڑھ کر آج بھی ہمارے قلوب تحسین وآفرین کے جذبات سے معمور ہوکر رقص کرنے لگتے ہیں اور بے اختیار اُن کی بلند پروازی اور ذہانت کی داد دینا پڑتی ہے کہ کس طرح انہوں نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق مختلف علمی گلدستوں سے وہ عطر کشید کیا جسکی معطر فضاؤں میں سانس لیکر ہم ایک لمحہ کیلئے غیرفانی حسیات میں گم ہوجاتے ہیں اور ہمارا دل ودماغ پاکیزہ خیالات کی آماجگاہ بن کررہ جاتا ہے۔

مجھے اکثر خیال آتا ہے کہ اس زمانہ میں جبکہ کثرتِ ایجادات نے ایک تہلکہ مچا رکھا ہے اور ہر شخص مغربی علوم کے حصول کو کامیابی کا واحد ذریعہ تصور کرکے دیوانہ وار اپنی توجہات کو اِس طرف مبذول کئے ہوئے ہے اِن حالات میں ہم یقیناً مجرمانہ غفلت کے مرتکب ہوں گے اگر ہم نے اسلاف کی اُن شاندار تصانیف سے اکتساب کرنے اور اُن کے شہ پاروں کو مشعلِ راہ بنانے میں کوتاہی سے کام لیا۔

بے شک یہ اُن کے حیرت انگیز نُدرتِ تخیّل اور فراست کی دلیل تھی کہ ہزارہا کُتب کے مطالعہ کے بعد اُنہوں نے اُنکا بہترین نچوڑ چند جواہر ریزوں کی صورت میں پیش کیا جن کا اساسی طور پر ہماری زندگی کے ہر پہلو سے ایک خاص لگاؤ اور وابستگی ہے۔ اور ہم اِس حیاتِ مُستعار کے ہنگاموں میں کسی طرح بھی اُنکو فراموش نہیں کرسکتے۔

کیا یہ تعجب انگیز امر نہیں کہ ہم کیٹس، ٹالسٹائے، ٹینی سن اور شیکسپیر وغیرہ کی رنگین بیانی، سحر آفرین ڈرامائی ٹیکنیک اور دلچسپ عبارات کو پڑھ کر تو بے اختیار جھُوم جھوم جاتے ہیں اور مختلف تحریروں اور تقریروں میں اُن کے اقتباسات پیش کرکے دادِ سخن چاہتے ہیں لیکن وہ جلیل الشان بزرگ جن کے پُرحکمت اقوال سے تمام یورپ نے خوشہ چینی کرکے یہ مرتبہ حاصل کیا اور جن کی ذہنی کاوشوں سے وہ مستفیض ہوتے اُن کو ہم درخورِ اعتناء ہی نہیں سمجھتے۔

آج ہم اِس فہرست میں ایک دو بزرگوں کے اُن اقوال کو پیش کریں گے جو اپنے اندر جامعیت کا ایک سمندر رکھتے ہیں۔ جن کا ایک ایک قطرہ آبحیات سے کم نہیں اور جن کا مطالعہ ہمیں زندگی کی اُن قدروں سے آگاہ کرسکتا ہے جن کو ہم زمانہ کی مسموم فضاء سے متاثر ہوکر فراموش کرتے جارہے ہیں۔

فردوسی طوسی کے نام سے بھلا کون واقف نہیں۔ اپنوں اور غیروں میں یکساں مقبولیت کا سہرا اُن کے سر پر راس آیا اور جن کا "شاہنامہ اسلام" ایک ایسی فقید المثال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوشش ہے جس کو ہمارے ادب میں ایک خاص مقام حاصل ہے وہ ایک جگہ لکھتے ہیں کہ میں نے چار ہزار کتب کے عمیق مطالعہ اور غور و فکر کے بعد چار چیزوں کو بطور خلاصہ انتخاب کیا ہے۔

اوّل :۔ یہ کہ اے دل تو خدائے عزوجل کی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر رکھ۔ اگر ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی تجھ میں تاب نہیں تو پھر تجھے اس کے دیئے ہوئے رزق میں سے ایک حبہ بھی کھانے کا حق حاصل نہیں۔

دوم :۔ یہ کہ اے دل جن امور سے ممانعت (نواہی) کے متعلق خدا تعالیٰ کے واضح احکامات موجود ہیں اُن سے ہمیشہ مجتنب رہ اور ان حدود کو توڑنے کی جرأت نہ کر۔ لیکن اگر اس کے خلاف بغاوت کا جذبہ تیرے دل کے کسی کونے میں خاموش پرورش پا رہا ہے تو پھر اس وسیع کائنات میں جس کے ہر حصہ پر خدا کی بادشاہت کے نشان ثبت ہیں تجھے رہنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔

(یہاں ایک حکم کو ایک محال چیز کے ساتھ متعلق کر دیا ہے۔ کہ جب خدا کی مملکت سے کسی کا باہر ہونا ممکن ہی نہیں تو پھر لازمی طور پر اس کا یہ نتیجہ نکلا کہ ہمیں نواہی کو توڑنے کے قریب بھی نہ جانا چاہیئے۔ بلکہ تر دل سے خدا کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق اپنی زندگی کی منزلوں کو طے کرتے ہوئے اس مقام پر پہنچنے کی کوشش کرنی چاہیئے جس میں اُس کی رضا کا راز مضمر ہے۔)

سوم :۔ یہ کہ اے دل گناہ کے مبادیات سے بھی اپنے آپ کو محفوظ رکھ۔ کیونکہ یہی ابتدائی چھوٹے چھوٹے گناہ ہی رفتہ رفتہ بہت بڑے بڑے گناہوں کے ارتکاب کا پیش خیمہ بن جاتے ہیں۔ اگر اس سے رُکنے کی تجھ میں ہمت نہیں تو پھر ایسی جگہ اس کا مرتکب ہو کہ جہاں تجھے خدا کی نظریں نہ دیکھ سکیں۔

(یہاں بھی تعلیق بالمحال ہے کہ جب سطح ارض پر کوئی بھی ایسا کونہ نہیں جو اُس علیم و بصیر ذات سے مخفی ہو تو پھر لازمی طور پر یہی مطلب ہوا کہ انسان کو حتی المقدور گناہ کے ارتکاب سے بچنے کی سعی جاری رکھنی چاہیئے۔)

چہارم :۔ یہ کہ اے دل جو کچھ بھی خدا نے تجھے دیا ہے اسکے متعلق قناعت کا جذبہ تیرے رگ و پے میں سرایت کئے رہنا چاہیئے۔ اگر اس قسم کے قابلِ تحسین جوہر سے تو آراستہ نہیں اور رضا برداشت کر سکنے کے وصف سے عاری ہے تو پھر کوئی دوسرا خدا اپنے لئے پیدا کر جس سے تجھے سیری حاصل ہو۔

اب اس آخری امر کا خلاصہ بھی یہی ہے کہ جب دوسرے خدا کی تخلیق کا تصور ہی ایک مجنونانہ بڑ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا تو پھر انسان کو چاہیئے کہ وہ خدا کی دی ہوئی نعمتوں پر سجدات شکر بھی بجا لاتا رہے اور اپنے دامنِ اُمید کو بھی اُسکے حضور پھیلاتا رہے۔ ع

شکرِ نعمت بھی کرتا جا دامن بھی پھیلاتا جا

اسی طرح حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ہماری جماعت کے بہترین مفسر و محدث ہوگذرے ہیں اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنہوں نے اپنی مخصوص موہ لینے والی صفات کے باعث جماعت کے ہر فرد کے دل میں اپنی محبت کے گہرے نقوش چھوڑے ہیں۔ میرے تو وہ مشفق باپ بھی تھے اور قابلِ احترام استاد بھی۔ میں جب کبھی فرصت کے لمحات میں اُن کی بے شمار عنایات کا تصور کرتا ہوں تو احترام کے جذبہ سے میرا سر جھک جاتا ہے۔ اُن کی علمی قابلیت اور روحانی تفوق ایک مبرہن حقیقت ہے جس سے کسی کو انکار کی جرأت نہیں۔ خدمتِ خلق کے بے پناہ جذبہ میں اُن کی زندگی کا ہر کردار نمایاں نظر آتا تھا۔ آپؓ فرماتے ہیں میں نے اپنی تمام عمر میں قرآن وحدیث میں سے چار امور کو منتخب کیا ہے۔ جن میں سے ہر ایک ہماری زندگی کے اہم ترین لائحۂ عمل میں داخل ہے۔ جن پر عمل پیرا ہو کر ہم نہ صرف محبوبِ خلائق ہی بن سکتے ہیں بلکہ خدائے قدوس کے آستانۂ اقدس پر ہماری جبینِ نیاز تشکر و امتنان کے جذبہ سے لبریز ہو کر وہ مقام حاصل کر سکتی ہے جس کے متعلق ہمارا خدا خود کہتا ہے۔

"فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ"

اوّل:- یہ کہ خدا تعالیٰ کی نماز میں بیحد تعریف کرنی چاہیئے جس میں تحمید، تقدیس، تمجید، تہلیل اور تسبیح شامل ہیں۔ جب ہمارا آقا اپنے بندہ کو اس طرح اپنے عشق و محبت میں مستغرق دیکھتا ہے تو وہ اپنے بندے کے اس جذبۂ عبودیت پر سرشاری پرنثار ہو ہو جاتا ہے اور اُس کی التجاؤں کو شرفِ قبولیت بخشتا ہے۔

دوم:- یہ کہ انسان اپنی تمام تر حاجات کا واحد کفیل خدا تعالیٰ کی ذات کو قرار دے۔ اور قلبی گہرائیوں سے اس امر کا یقین رکھے کہ وہ میری تمام نیک خواہشات کے پورا کرنے پر قادر ہے۔ پھر اُسی کے حضور اپنی معروضات کو والہانہ رنگ میں پیش کر کے امداد کا طالب ہو اور اُسی ذات کو اپنی مشکلات و مصائب کا واحد حل تصور کرے۔ البتہ یہ یاد رہے کہ اسباب سے فائدہ اُٹھانا اس کے منافی نہیں۔ کیونکہ وہ بہر حال اس ضمن میں ایک کامیاب حربہ ہیں۔ جیسا کہ ایک شاعر کا شعر ہے جو قرآنی آیت کی تفسیر ہے کہ ؎

خدا نے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

سوم:- یہ کہ شرک سے ہمیشہ مجتنب رہے کیونکہ خدا تعالیٰ تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے لیکن اس کی غیرت یہ کسی طرح بھی گوارا نہیں کرتی کہ اس کا بندہ اُس کی ذات میں کسی کو اُس کا ساجھی یا شریک ٹھہرائے۔ گو صوفیاء نے اس سلسلہ میں باریک در باریک تشریحات کی ہیں لیکن فی الجملہ اتنا ہی کافی ہے کہ وہ خدا کی ذات کو کائنات کی ہر چیز سے بلند و بالا یقین کرے۔

چہارم:- یہ کہ انسان غریبوں، یتیموں، بےکسوں اور بے سہاروں کی خبر گیری کرے اور حتی المقدور اُن کی دلداری اور حاجت روائی کو اپنا نصب العین بنائے۔ ان کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آئے۔ اُن کے ساتھ مل کر کھانا کھائے اور اُن کے دل میں اپنی ہمدردی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور محبت کے احساسات پیدا کرے۔ یہ چیز خدا تعالیٰ کو بے حد پسند ہے کیونکہ حدیث میں آتا ہے۔

الخلق عیال اللہ اور احب الناس

اِلی اللہ من احسن اِلیٰ عیالہ"

(ترجمہ) کہ تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کا عیال اور خدا کے نزدیک تمام کائنات میں محبوب ترین وہ شخص ہے جو خدا کے بندوں کے ساتھ محبت اور احسان کا طریقہ روا رکھے۔

احباب غور کریں کہ ان ہر دو بزرگوں نے اپنے ذوق، وسعتِ نظر اور مطالعہ کا نچوڑ کس عمدگی سے چند جواہر پاروں کی صورت میں پیش کیا ہے اور کس عمدگی سے اُن مسائل کو بے نقاب کر دیا ہے کہ ہم شاید بڑی بڑی ضخیم کتب پڑھ کر بھی ان امور کا تجزیہ کرنے اور اپنے ذہنوں میں مستحضر رکھنے سے قاصر ہیں۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم اعماقِ قلب میں اُنکو جگہ دیں اور اُن پہ عملی رنگ میں رنگین ہو کر زندگی کی اس دوڑ میں وہ شاندار اور قابلِ رشک اعمال بجا لائیں جو ہمارے اسلاف کا طرۂ امتیاز تھے اور جنکی بدولت آج تک صفحۂ ہستی پر اُن کے نام روشن ہیں۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

وہ چال چل کہ عمر خوشی سے کٹے تری
وہ کام کر کہ یاد تجھے سب کیا کریں
جس جا پہ تیرا ذکر ہو ہو ذکرِ خیر ہی
اور نام تیرا لیں تو ادب سے لیا کریں

مدیرہ کی ڈاک

محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ مُدیرہ کے نام ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"مکرمہ مُدیرہ صاحبہ مصباح۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ!

مصباح کی اشاعت نئے انداز میں آپکو مبارک ہو۔ مضامین کا انتخاب عمدہ اور طرزِ بیان سلیس و جاذب ہے، خیالات میں بلندی اور وسعت ہے۔ اگر آپ اُمورِ خانہ داری کو زیادہ توجہ و جگہ دیں گی تو بہت عمدہ خدمت بجا لائیں گی۔ قرآن مجید اور احادیث میں بیان کردہ آداب سے روشناس کرانے کی خدمت بھی بہت ہی اہم ہے اس طرف بھی آپنے توجہ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس محنت کے بدلہ میں بہترین جزا دے جو آپ برداشت کرتی ہیں"+

ناظر دعوۃ و تبلیغ
(دستخط) زین العابدین ولی اللہ شاہ
۱۷-۹-۵۱/۳۰

وحید احمد کے ختمِ قرآن پر!

{میرے بھتیجے وحید احمد نے قرآن مجید ختم کیا تو انکے چچا پیر معین الدین صاحب نے یہ نظم ان کو بنا کر دی جو بغرض اشاعت مصباح کو بھیجی جاتی ہے۔}

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(امۃ اللہ بیگم پیر صلاح الدین صاحب از راولپنڈی)

پڑھ لیا ہے۔ وحید نے قرآن ہے یہ اللہ کا اِک بڑا احسان
ہے بڑا خوش نصیب وہ انسان جس نے اِس نور کو لیا پہچان
اِس کا ہر لفظ عشق کی تعلیم اِس کی ہر بات درد کا درمان
جس نے اِس کو نہ دیکھا کیا دیکھا جس نے دیکھا بنا علوم کی کان
لاؤں کیا اِس کی خوبیوں پہ دلیل آپ ہے اپنے حُسن کی برہان
کس کی طاقت کہ لکھ سکے ایسا ہیں اُدبا بھی عاجز و حیران
آسمانی دوا ہے ہر دُکھ کی! شہد ہے شہد اس کا ہر فرمان
میرا دل سے گئی ہے یہ تعلیم جس نے دی اسکی راہ میں دِل و جان
اے محمدؐ! اے رُوح کے آرام! اے کہ ہے تُو خلیفۂ رحمان
تیرے آنے سے ہو گئے پُورے دل میں جس قدر بھی تھے ارمان
بن گئے باحیا تیرے دم سے کرتے تھے جو گناہ علی الاعلان
بُجھ گئی پیاس حق کے پیاسوں کی جب دیا تو نے بادۂ عرفان
ہم جو پڑھتے ہیں رات دن فرقان جس سے دلبر کی راہ ہوئی آسان
ہے یہ تیری دعاؤں کا انعام تجھ پہ اے جان میری جاں قربان
اے خداوند اے میرے محسن! ہر طرف کُفر ہی کا ہے طوفان
باغِ احمدؑ کے پھول سوکھے ہیں آہ لٹیرے بنے ہیں دربان
پھیر دے اپنے دین کے پھر دن رحم کر رحم اے میرے رحمان
رہ میں جذبات کے خداوندا! چھٹ گیا نفس بات کا دامان
یاں تو تُو نے پڑھا دیا قرآن بخش دے اب وحید کو عرفان
کر اسے عشق بھی عطا اپنا کُفر بھی ہے جو یہ نو کر ایمان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیت المقدس کی فتح

از صبیحہ کوثر بنت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

سنہ ۱۶ ہجری یعنی سنہ ۶۳۷ عیسوی کا ذکر ہے۔ اسلامی لشکر نے شام اور فلسطین کے بڑے بڑے شہروں کو فتح کرنیکے بعد بیت المقدس کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ یہ شہر یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کیلئے بیحد متبرک ہے۔ بیت المقدس کا محاصرہ کئی روز تک جاری رہا۔ عیسائی فوجیں شہر کی فصیل پر قطار باندھے ہر وقت تیار رہتیں اور جب مسلمان حملہ کرنے کیلئے آگے بڑھتے تو اُوپر سے تیروں اور پتھروں کی بارش شروع ہو جاتی اور انہیں مجبور ہو کر پیچھے ہٹنا پڑتا۔ کبھی کبھی مسلمانوں کو بے خبر پا کر رات کے وقت عیسائی دستے دروازہ کھولکر شبخون مارتے لیکن مسلمانوں کے ہوشیار ہوتے ہی وہ شہر میں گھس جاتے۔ اِس آنکھ مچولی کی لڑائی میں کئی دن گذر گئے۔ مسلمان محاصرہ سے تنگ آچکے تھے اور شہر میں خوراک کی کمی بُری طرح محسوس ہو رہی تھی۔ دونو فوجیں چاہتی تھیں کہ کسی طرح یہ لڑائی ختم ہو جائے۔

ایک روز فصیل پر بڑے زور سے ناقوس بجنے لگے۔ مسلمان سمجھے کہ شائد کسی طرف سے عیسائیوں کیلئے کمک آ رہی ہے۔ تھوڑی دیر بعد ایک سفید داڑھی والا بوڑھا پادری دیوار پر آیا اور بولا۔

"مسلمانو! مَیں تمہارے سردار سے ملنا چاہتا ہوں۔"

یہ سُنکر ابو عبیدہؓ آگے بڑھے اور بولے۔ "کہیے آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟"

پادری نے پوچھا۔ "کیا آپ ہی مسلمانوں کے سردار ہیں؟"

حضرت ابو عبیدہؓ نے کہا۔ "ہاں! اِسوقت تو اس فوج کی سرداری میرے ہی ہاتھ میں ہے۔ لیکن اگر مسلمان مجھ میں کوئی بُرائی یا کمزوری دیکھ لیں تو وہ مجھے علیحدہ بھی کر سکتے ہیں۔"

پادری نے ذرا جُھک کر ابو عبیدہؓ کو دیکھا اُس کے چہرے پر مسکراہٹ دَور گئی۔ کہنے لگا۔

"تم لوگوں میں اُس قوم کی سبھی شرطیں پائی جاتی ہیں جسکے ہاتھ میں ہمارے مقدس شہر کی باگ ڈور آنیوالی ہے لیکن اگر تم ہی مسلمانوں کے سردار ہو تو یاد رکھو کہ شہر کبھی فتح نہیں ہوگا۔"

حضرت ابو عبیدہ یہ سُنکر متعجب سے ہو گئے اور کچھ سوچکر بولے۔ "کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ جس سردار کے ہاتھ پر یہ شہر فتح ہونیوالا ہے اس کا حُلیہ کیا ہے؟"

پادری نے کہا۔ "ہاں ہاں بڑے شوق سے۔ اُس کا رنگ گندمی ہے اور قد لمبا۔ داڑھی مونچھیں گھنی ہیں۔ رخساروں پر گوشت کم ہے اور سر کے بال سامنے سے اُڑ چکے ہیں۔"

حضرت ابو عبیدہؓ یہ سُن کر مسکرا دیئے اور بولے۔ "یہ تو آپ نے ہمارے خلیفہ حضرت عمرؓ کا حُلیہ بیان کیا ہے۔ وہی ہم سب کے سردار ہیں اور آجکل مدینہ منورہ میں ہیں۔"

پادری کی مسکراہٹ مُردہ پڑ گئی اور بولا۔ "لیکن ہمیں اس کا یقین کیسے آئے؟ جبتک ہم آپ کے خلیفہ کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں شہر کے دروازے کیسے کھول سکتے ہیں۔"

"بہت بہتر!" حضرت ابو عبیدہؓ نے کہا۔ "مَیں آج ہی اُن کی خدمت میں قاصد بھیجتا ہوں مجھے اُمید ہے کہ وہ بہت جلد تشریف لا کر آپ کی تسلّی کر دیں گے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چنانچہ اسی روز حضرت ابو عبیدہؓ نے حضرت عمرؓ کو خط لکھا۔ بیت المقدس کی فتح آپ کی تشریف آوری پر موقوف ہے۔ جب یہ خط مدینہ منورہ پہنچا تو حضرت عمرؓ نے تمام معزز صحابیوں کو مشورہ کے لئے بلا لیا۔

حضرت عثمانؓ نے فرمایا "جہاں تک میں سمجھتا ہوں عیسائی اب ہمت ہار بیٹھے ہیں۔ اگر آپ اُن کی درخواست قبول نہ کریں گے تو وہ یہ سمجھ کر کہ مسلمان انہیں بالکل کمزور سمجھتے ہیں بغیر کسی شرط کے ہتھیار ڈال دیں گے۔"

لیکن حضرت علیؓ نے انکے خلاف رائے دی اور فرمایا کہ "امیر المومنین کو یہ سفر اختیار کرنا چاہیئے۔ اس سے نہ صرف بیت المقدس آسانی سے فتح ہو جائیگا بلکہ شام اور فلسطین کے علاقوں کا انتظام بھی وہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھ آئیں گے۔ اس کے علاوہ ہماری فوجوں کی ہمت اور زیادہ مضبوط ہو جائے گی۔"

حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کی رائے سے اتفاق کیا اور انہیں اپنا نائب مقرر کر کے ماہ رجب سنہ ۱۶ ہجری میں مدینہ سے روانہ ہو گئے۔ سفر میں آپؓ کے ساتھ نہ ڈیرے خیمے تھے، نہ فوجی دستے، نہ نوکر چاکر تھے اور نہ آرام و آسائش کے ساز و سامان۔ سواری میں گھوڑا تھا اور چند دوست ہمراہ۔ اسکے باوجود راستے میں جہاں یہ خبر پہنچتی تھی کہ فاروق اعظمؓ شام جا رہے ہیں بڑے بڑے حاکم کانپ اُٹھتے تھے اور زمین دہل جاتی تھی۔ جابیہ کے مقام پر یزید بن ابی سفیانؓ اور خالدؓ بن ولیدؓ نے آپکا استقبال کیا اور انکے ساتھ آپؓ بیت المقدس کی طرف چلے۔ شہر کے قریب آئے تو حضرت ابو عبیدہؓ اور دوسرے افسر بھی آملے۔ حضرت عمرؓ نے اُسوقت نہایت ہی سادہ لباس زیب تن کیا ہوا تھا اور جس گھوڑے پر آپؓ سوار تھے اُسکے سُم گھس چکے تھے اور وہ رُک رُک کر چلتا تھا۔ یہ دیکھ کر مسلمانوں نے سوچا کہ ہمارے خلیفہ کو اس حالت میں دیکھ کر عیسائی کیا خیال کرینگے۔ چنانچہ لوگوں نے ترکی گھوڑا اور قیمتی پوشاک حاضر کی۔ آپؓ نے کہا خدا نے ہمکو جو عزت دی ہے وہ اسلام کی عزت ہے اور ہمارے لئے یہ کافی ہے۔ قیمتی لباس اور تیز گھوڑے سے انسان کے دل میں غرور پیدا ہوتا ہے اور غرور ایمان کا دشمن ہے۔ یہ کہکر آپؓ اپنے گھوڑے سے اُتر آئے اور پا پیادہ چلے۔ فصیل کے پاس پہنچے تو بلند آواز سے پکار کر فرمایا۔

"عیسائیو! تم نے مجھے بلا لیا اور میں آگیا اب اپنے وعدہ کے مطابق دروازے کھول دو تاکہ خلق خدا کا خون خواہ مخواہ ضائع نہ ہو۔"

بوڑھے پادری نے غور سے امیر المومنین کو دیکھا اور لڑکھڑا کر پیچھے ہٹ گیا۔ عیسائیوں نے اُسے جلدی سے تھام لیا اور بولے۔

"مقدس باپ کیا ہوا؟"

"یہ وہی ہے۔ یہ وہی ہے۔" پادری نے چلّا کر کہا "یہی بیت المقدس کا فاتح ہے۔ شہر کے دروازے کھول دو۔"

شہر کے دروازے کھُل گئے۔ مسلمانوں کا لشکر اندر داخل ہونے لگا۔ آگے حضرت عمرؓ تھے اور آپؓ کے پیچھے وہ سب مسلمان جو بھوک اور جنگ کی سختیاں سہہ کر آج اس مقدس شہر میں داخل ہو رہے تھے۔ جہاں بڑے بڑے پیغمبروں نے لوگوں کو خدا کی طرف بلایا اور جہاں خود اُن کی قوم نے اُن سے بے وفائی اور غداری کی۔ مسلمانوں کی آنکھیں شہر کے قیمتی مال و اسباب اور سونے چاندی پر نہ تھیں۔ انکی نظریں زمین پر جھکی ہوئی تھیں اور لبوں پہ خدا کی تعریف تھی +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحت اور غذا

از محترمہ منورہ سلطانہ صاحبہ پشاور

ہمارے ملک کے لوگوں کی صحتیں دن بدن کمزور اور بیماری میں گھری رہتی ہیں مگر ہم ان آئے دن کی مصیبتوں سے چھٹکارہ حاصل کرنے کیلئے کچھ بھی نہیں کر رہے۔ ہماری صحت پر غذا کا بہت اثر ہوتا ہے۔ پس ہمیں ہمیشہ مفید اور طاقت دینے والی غذا کھانی چاہیئے۔ غذا ہمیشہ وقت مقررہ پر اور چبا کر کھانی چاہیئے۔ کھانے کو تو ہم سبھی چیزیں کھاتی ہیں مگر انکے صحیح طریق نہ جاننے سے وہ الٹا ہمیں نقصان دیتی ہیں۔ مثلاً ساگ سبزیاں اُبال کر انکی غذائیت (یعنی وہ اُبلا ہوا پانی) گرا دیتی ہیں یا دالیں دھو کر چھلکا جس میں وٹامن ہوتے ہیں پھینک دیا جاتا ہے۔ اسی طرح گیہوں کا سفید آٹا شوق سے کھاتی ہیں حالانکہ اسکے چھلکے میں ہی اصل غذائیت پائی جاتی ہے اور اس طرح سے ہمارا جسم ایک مفید غذا سے محروم ہو جاتا ہے اسلئے اگر ہم چھلکے والی دال اور گیہوں کا موٹا آٹا اور سبزیوں کو کم گھی کم مصالحہ ڈالکر پکائیں گی تو ہمارے جسم کو خاص مقدار میں طاقت ملتی رہیگی اور اس طرح سے ہم بیماریوں سے بچ جائیں گی۔

اب دودھ کو لو۔ کچا دودھ سب سے زیادہ طاقت والا مانا گیا ہے مگر ہم ہیں کہ اسکو کاڑھ کر کھوئے کی طرح بنا لیتی ہیں اور وہ ثقیل ہو جاتا ہے۔ پھر گھی کی جگہ اگر مکھن استعمال کیا جائے تو ہماری صحتیں کتنی اچھی ہوں مگر یہاں تو مکھن کیا خالص گھی بھی ملنا مشکل ہے۔ ملاوٹوں والے اور بناسپتی گھی استعمال کرتے ہیں جو ہمارے لئے بہت نقصان دہ ہیں۔

چونکہ ہمارے جسم کو نشاستہ چکنائی کے علاوہ شکر کی بھی ضرورت ہے۔ اور اس کے پورا کرنے کے لئے ہم گڑ یا شکر استعمال کرنے کی بجائے کھانڈ استعمال کرتے ہیں۔ جس کو صاف کرنے کے لیئے بڑی نقصان دہ چیزیں ڈالی جاتی ہیں۔ گڑ ویسے بھی طاقت پیدا کرنے والی غذا ہے۔

اسی طرح چائے اور برف دونوں نقصان پہنچانے والی چیزیں ہیں۔ مگر ہم ہیں کہ برابر اپنے استعمال میں لاتی ہیں۔ اگر ہم ان کو چھوڑ کر لسی پئیں تو نہ صرف چائے سے جو ہمارے جسم کو نقصان پہنچتا ہے اس کی تلافی ہو بلکہ مزید طاقت دے اور کیلشیم جس کی ہمیں بہت ضرورت ہے پورا کرے۔

گوشت کا زیادہ استعمال صحت کے لئے بُرا ہے۔ اس کے برعکس پالک کا ساگ۔ سبزیاں اور دالیں مفید چیزیں ہیں۔ ان مقررہ اوقات کے کھانوں کے علاوہ اگر کبھی کبھی آم۔ انگور، کشمش۔ بادام۔ بیر۔ ٹماٹر۔ سنگترہ اور آملہ وغیرہ بھی کھائے جائیں تو جسم مضبوط اور توانا رہے گا۔

ایک سمجھدار ماں اپنے بچوں اور خاندان کی متذکرہ بالا باتوں میں صحیح رہنمائی کر سکتی ہے۔ پس ہمیں شروع سے ہی اپنے بچوں کی خوراک کی طرف دھیان دینا چاہیئے تاکہ وقت پڑنے پر یہ قوم کے ہونہار فرزندوں میں شمار ہوں۔ خدا تعالےٰ ہم سب کو قوم و ملک کی حفاظت کی توفیق دے۔ آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

آہ عابدہ مرحومہ

از محترمہ امۃ اللہ بیگم پیر صلاح الدین صاحب

بلانیوالا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر!

یہ المناک حادثہ اِس قدر اچانک ہوا کہ کچھ سمجھ میں ہی نہیں آتا کہ کیا ہو گیا اور کیونکر ہو گیا۔ بار بار اخبار پڑھنے پر بھی دل کو یقین نہیں آتا کہ ایسا ہو جائے گا۔ یا ہو چکا ہے۔ ابھی چند دنوں کی ہی بات ہے کہ سُنتے تھے کہ عابدہ ماڈل ٹاؤن میں ہیں۔ اور رمضان شریف میں درس قرآن پاک دے رہی ہیں۔ اب ربوہ آئی ہوئی ہیں۔ اور اب اچانک یہ رُوح فرسا خبر آئی کہ عابدہ اِس دُنیا میں ہی نہیں۔ اے خدا! یہ کیا ہو گیا۔ تیری قدرت کے بھی عجیب کرشمے ہیں۔ گھڑی میں کچھ گھڑی میں کچھ۔

ابھی کل کی ہی بات معلوم ہوتی ہے کہ سنہ ۴۸ء میں عابدہ سے میری پہلی ملاقات ہوئی۔ جبکہ وہ اپنی دونوں بڑی بہنوں کے ہمراہ دینیات کلاس میں داخل ہونے کے لئے آئی تھیں۔ شروع ہی سے کم سخن تھیں لیکن علم حاصل کرنے کا بے حد شوق تھا۔ باوجود بنگالی ہونے کے اُنہوں نے ایک سال میں ہی اتنی ترقی کی تھی کہ امتحان میں خوب اچھے نمبر حاصل کئے۔ اور اب تو اُن کی گفتگو سے کوئی بھی سمجھ نہ سکتا تھا کہ وہ بنگالی ہیں۔

ہم میں سے اکثروں نے دو دو سال پڑھ کر پڑھائی چھوڑ دی لیکن وہ علم کی دھنی برابر لگی رہی۔ دینیات کلاسوں کا سب کورس پُورا کیا۔ پھر جب رمضان المبارک کی کلاسوں کا آغاز ہوا تو اُن میں بھی عابدہ ہی سب سے پیش پیش تھیں۔ باہر سے آنے والی طالبات کی نگرانی۔ اُن کی تنظیم سب کچھ خوشی سے کرتی تھیں۔ اِسی طرح جلسہ کے دنوں میں باقاعدہ ڈیوٹی دیتی تھیں اور مہمانوں کی خاطر و مدارات میں مصروف رہتی تھیں۔

غرضیکہ اُن کا ہر وقت و ہر لمحہ خدا کی یاد اور اُسکے بندوں کی خدمت میں گزرتا تھا۔ بے حد خدا ترس اور نیک لڑکی تھیں۔ جلسہ پر یا جب کبھی ربوہ جانے کا اتفاق ہوتا تھا بہت خندہ پیشانی سے ملتی تھیں۔ اور بالکل بہنوں جیسا سلوک ہوتا تھا جب سے ان کی شادی ہوئی تھی ملنے کا اتفاق کم ہوا۔ علم کی بے حد شوقین تھیں اور ہر وقت پڑھنے کا شغل تھا لیکن جب حصولِ علم کر چکیں اور اسکے سکھانے کا وقت آیا تو خود ہی دُنیا سے مُنہ موڑ لیا۔

اے خدا! تُو اِس نیک رُوح پر اپنی بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرما اور اُسے اپنے قرب میں جگہ دے۔ اُنکی والدہ اور دیگر عزیز و اقارب کے زخمی دلوں پر مرہم کا پھایا رکھ۔ آمین۔ ثم آمین!!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جواہر ریزے

پیش کردہ ۔ حسن آرا بٹ گوجر خان

۱۔ دولت کا سب سے پاکیزہ مصرف یہ ہے کہ اس سے غریبوں کی حاجت روائی کی جائے۔ (ولیم کوپر)

۲۔ دولت بذاتِ خود نہ اچھی ہے نہ بُری ۔ اس کا استعمال اچھا اور بُرا ہے۔ (ولیم کوپر)

۳۔ دشمن کے ساتھ ہمیشہ اچھا سلوک کرو تا کہ وہ تم سے شرمندہ ہو جائے۔ (ہیلی)

۴۔ راستہ تلاش کرو۔ اپنے لئے نیا راستہ پیدا کرو۔ کام میں جو پہلا قدم اُٹھاؤ گے اُس پر آئندہ صورتِ حال کا انحصار ہے۔ اپنے وعدہ کو ہمیشہ پورا کرو۔ (جوزف لاہسن)

۵۔ اپنے اُوپر اعتبار رکھو۔ ترکِ محنت مصیبت کا پیش خیمہ ہے۔ جو کچھ کرو اسمیں بہتری کو مدِ نظر رکھو۔ (جے کلفٹن رابنسن)

۶۔ خوش اور خوش مزاج رہو۔ اپنے کام کی باریکیوں اور خوبیوں پر حاوی رہو۔ کامیابی کی محراب جس پتھر پر ٹھہرتی ہے وہ ان تین باتوں سے بنتا ہے۔ (۱) معمولی عقل ۔ (۲) محنت ۔ (۳) استقلال (جے کول نیس)

۷۔ محنت سب باتوں پر غالب آجاتی ہے۔ اپنے موقع کی تاک میں لگے رہو۔ سورج نکلنے سے پہلے اپنے کام پر چلو (ڈی وینی پارٹ)

۸۔ جو آدمی سمجھتا ہے کہ اُسے دُنیا سے کوئی سروکار نہیں وہ اپنے آپکو بڑا دھوکا دیتا ہے۔ اور جو آدمی خیال کرتا ہے کہ دُنیا اُسکے بغیر چل نہیں سکتی وہ اس سے بھی زیادہ غلطی کرتا ہے۔ اگر تم کسی آدمی کی اصلیت سے واقف ہونا چاہو تو اُسکے سوالات پر غور کرو۔ (سر ٹامس آرڈیو)

۹۔ مقروض ہو جانا اس قدر آسان ہے۔ جیسے کوئی غبارہ سے گر پڑے۔ اور قرض سے سبکدوش ہونا اس قدر دشوار ہے جیسے کوئی اُڑتے ہوئے غبارے میں سوار ہونا چاہے

۱۰۔ ایمانداری کا پھل ملتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی چیزوں کی حفاظت کرو۔ زمانہ حرکت میں رہتا ہے تم بھی زمانہ کے ساتھ چلو۔ (اے ڈبلیو گیچ)

۱۱۔ تمام انتخابوں میں سے عمدہ انتخاب سوسائٹی کا ہے۔ جسکی سوسائٹی نیک ہے اُس کا چلن بھی نیک ہے۔ جسکی سوسائٹی بُری ہے اُسکا چلن بھی بُرا ہے۔

۱۲۔ دشمنی بھائیوں کو بھی جُدا کر دیتی ہے۔ لیکن محبت غیروں کو دوست بنا دیتی ہے۔

۱۳۔ سزا دینے کا حق اُسی کو ہے جو محبت کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست خریداران مصباح جن کا چندہ ختم ہے

(جن خریداران کے نام ذیل میں درج ہیں انکے نام ماہ نومبر میں وی پی ہونگے بہتر ہو کہ تمام خریدار اپنا چندہ جلد روانہ کر دیں۔ (ادارہ)

جن کا چندہ مئی ۱۹۵۱ء میں ختم ہو چکا ہے

۱ اہلیہ صاحبہ کیپٹن ڈاکٹر شاہنواز خان صاحب معرفت محمود احمد صاحب بی۔ اے لاہور

۲ رضیہ بیگم بنت نذیر احمد صاحب سہگل محلہ راجے والی چنیوٹ۔

۳ اسماء طاہرہ بیگم بنت عبدالباقی صاحب کُنری۔ سندھ۔

۴ اہلیہ صاحبہ مرزا محمد صادق صاحب اکونٹنٹ لوسٹک ضلع حیدرآباد سندھ

۵ اہلیہ مولوی فتح محمد خان صاحب " " "

۶ فاطمہ بیگم بنت اللہ بخش صاحب ناصر آباد اسٹیٹ "

۷ صفیہ مولوی فضل الہٰی صاحب مرحوم ناصر آباد اسٹیٹ "

۸ مبارکہ بیگم اہلیہ محمد حسین صاحب مالی " "

۹ اہلیہ صاحبہ محمد اسمٰعیل صاحب خالد واقف زندگی بشیر آباد اسٹیٹ "

۱۰ میاں محمد عالم صاحب احمدی ریٹائرڈ انسپکٹر ڈھوک رتہ راولپنڈی

۱۱ زینب بیگم اہلیہ چوہدری عبدالرحمان صاحب کشمیری لائل پور

۱۲ فاطمہ صالحہ بیگم پنڈی بھٹیاں۔ ضلع گوجرانوالہ

۱۳ رشیدہ بیگم صاحبہ بنت حکیم سید میر احمد صاحب سیالکوٹ

۱۴ اہلیہ شیخ محمد عثمان صاحب منڈی تاندلیانوالہ

۱۵ اہلیہ شیخ محمد عبداللہ صاحب انارکلی۔ لائل پور

۱۶ صوبیدار میجر محمد سعید صاحب کمپنی اے۔ ڈی پشاور

۱۷ شہزادہ بیگم صاحبہ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس لیڈی ڈاکٹر کھیوڑہ

۱۸ اہلیہ صاحبہ مولوی ظہور الدین صاحب مالک کاٹن اینڈ فلور ملز
کوٹ رادھا کشن۔

۱۹ عائشہ بیگم دختر عبدالرحیم صاحب گڑی افغاناں بیرون لوہاری دروازہ ملتان شہر

۲۰ سکینہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ احمد آباد اسٹیٹ۔

۲۱ امۃ الحفیظ معرفت سید وسیم احمد صاحب کراچی۔

۲۲ بیگم ڈاکٹر گوہر دین صاحب ضلع اٹک

جن کا چندہ مارچ ۱۹۵۱ء میں ختم ہو چکا ہے

۱ طیبہ بیگم اہلیہ غلام محمد صاحب معرفت عبدالوحید بی۔ ڈی ٹیچر ایبٹ آباد

۲ سعیدہ بیگم اہلیہ جناب شیخ عبدالقادر صاحب لائلپور

۳ عصمت بیگم معرفت منشی عبدالحق صاحب کاتب جوڑہ کرنانہ ضلع گجرات

۴ سیّدہ طیبت جعفری سیالکوٹ۔

۵ امۃ النصیر اہلیہ چوہدری احمد جان صاحب بارنس سٹریٹ کراچی۔

۶ مسعودہ بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ چک ۱۲۷ بہلولپور ضلع لائلپور

۷ فضیلت النساء بنت عصمت اللہ صاحب " "

۸ خدیجہ بیگم اہلیہ چوہدری ثناء اللہ صاحب " "

۹ ناصرہ بیگم اہلیہ چوہدری عنایت اللہ صاحب " "

۱۰ نسیم اختر بنت ڈاکٹر بشیر احمد صاحب " "

۱۱ امۃ النساء بنت چوہدری بشیر احمد صاحب ۱۹۵۰ء "

۱۲ امۃ الغنی صاحبہ معرفت بابو عبدالغنی صاحب " "

۱۳ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ ہمشیرہ چوہدری عطاء اللہ صاحب نمبردار
چک پنیار ۹ ضلع سرگودھا۔

۱۴ رابعہ بی بی صاحبہ زوجہ محمد شفیع صاحب احمدی چک پنیار ۹ ضلع سرگودھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جن کا چندہ مارچ سنہ ۱۹۵۱ء میں ختم ہو چکا ہے

۱۵ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ منشی غلام محمد صاحب شریف آباد سٹیٹ سندھ

۱۶ عزیزہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری پیر محمد صاحب باجوہ شیر آباد "

۱۷ امۃ الرشید اہلیہ شیخ عبدالرحمان صاحب پروپرائٹر دہلی خوشیا میاسٹریٹ میانوالی

۱۸ بیگم شیخ بشارت احمد صاحب بھیرہ

۱۹ بیگم صاحبہ چوہدری عبدالحمید صاحب واہ

۲۰ امۃ القیوم بنت چوہدری عنایت اللہ خان صاحب بہلولپور ضلع سیالکوٹ

۲۱ اہلیہ صاحبہ صوبیدار محمد رشید صاحب بی۔ ایم۔ سی ورکشاپ راولپنڈی

۲۲ فتح بی بی صاحبہ معرفت محمد ابراہیم صاحب منٹگمری

۲۳ سلمیٰ بیگم سیکنڈ ایر اسلامیہ کالج لاہور

۲۴ امۃ الرحمٰن و رحمت بیگم شیخ محمد الدین فضل کریم ریلی بازار سرگودہا

۲۵ مطلوب بیگم بنت رائے علی اکبر صاحب موضع میران پور ضلع شیخوپورہ

۲۶ ثریا جبین معرفت چوہدری حبیب اسمٰعیل صاحب باجوہ ایم۔ اے لاہور

۲۷ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب سہیل کشمیری سٹریٹ سیالکوٹ

جن کا چندہ جون سنہ ۱۹۵۱ء میں ختم ہو چکا ہے

۱ امۃ الرشید صاحبہ غازی حبیب اللہ خان صاحب بدوملہی ضلع سیالکوٹ

۲ سیدہ امۃ الوحید صاحبہ بنت ڈاکٹر سید عبدالوحید صاحب بفہ ضلع ہزارہ

۳ اہلیہ چوہدری مشتاق احمد صاحب دکاندار۔ ڈگری

۴ حمیدہ بیگم حکیم فتح محمد صاحب ڈگری

۵ طاہرہ بیگم بنت چوہدری محمد نواز صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور

۶ شمیم اختر بنت چوہدری محمد حفیظ صاحب "

۷ طیبہ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر محمد رفیع صاحب سنہ ۱۹۵۰ء سے لیکر "

۸ صفیہ بیگم اہلیہ چوہدری صلاح محمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور

۹ آمنہ بیگم اہلیہ چوہدری محمد عبداللہ صاحب کوٹھی ۱۲۲ سی بلاک " "

۱۰ رفیقہ بیگم اہلیہ عطاء الرحمان غنی " " "

۱۱ محمودہ بیگم اہلیہ محمد احمد وارنٹ آفیسر صدر بازار لاہور چھاؤنی

۱۲ آمینہ بیگم اہلیہ ڈاکٹر عبدالاحد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور

۱۳ ذکیہ بیگم بنت چوہدری ولی محمد صاحب " "

۱۴ اہلیہ صاحبہ میاں عبدالرحمان صاحب سنہ ۱۹۵۰ء کو کوئی رقم نہیں۔

۱۵ اہلیہ قاضی عبدالحمید صاحب — ماڈل ٹاؤن لاہور

۱۶ حمیدہ بیگم اہلیہ خلیفہ صلاح الدین صاحب " "

۱۷ اہلیہ صاحبہ چوہدری عبدالحمید صاحب " "

۱۸ اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد عظیم صاحب باجوہ " "

۱۹ عقیلہ بیگم کوٹھی ۴۹ " "

۲۰ اہلیہ آغا عبدالرحیم صاحب " "

۲۱ نصیرہ بیگم اہلیہ ضیاء اللہ صاحب ڈرگ روڈ کراچی

۲۲ مسز ملک محمد عبداللہ صاحب ہمدرد دواخانہ جامکی ضلع سیالکوٹ

۲۳ اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد اشرف صاحب فارسٹ رینج جہلم

۲۴ ابوالفضل محمود قادیانی کراچی ۲ بندر روڈ۔ کراچی

۲۵ نخامہ بیگم اہلیہ نصراللہ خان صاحب معرفت سید محمد ذیلدار پرانا شہر قلعہ شیخوپورہ

۲۶ منیرہ بیگم۔ ماڈل ٹاؤن لاہور

۲۷ خورشید بیگم حافظ عبدالمجید صاحب مرحوم آف منصوری۔

۲۸ محترمہ ناصرہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام احمد صاحب عطار

۲۹ اہلیہ صاحبہ فضل کریم صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور

۳۰ بیگم چوہدری شاہنواز صاحب کلفٹن روڈ۔ کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی خاتون کے نام

از محترمہ رشیدہ اختر صاحبہ

اے عزیزہ احمدی خاتون سن — تجھ کو کرتی ہوں نصیحت، یاد رکھ
حضرتِ احمدؑ کی بیعت تو نے کی — ہر زماں مفہوم بیعت، یاد رکھ
پاک رکھ دامن کو اپنے شرک سے — شرک سے ہے حق کو نفرت، یاد رکھ
کچھ خدا کے غیر سے مانگا نہ کر — اس میں ہے تیری ہی ذلت، یاد رکھ
رات دن ماں باپ کی خدمت میں رہ — ان کی خدمت ہے سعادت، یاد رکھ
طاعتِ خاوند سے تو غافل نہ ہو — فرض ہے اسکی اطاعت، یاد رکھ
اپنے بچوں کو بچا دوزخ سے تو — پاؤں میں تیرے ہے جنت، یاد رکھ
آجکل سب نیکیوں کی جان ہے — دینِ احمدؑ کی اشاعت، یاد رکھ
جو شریعت میں نہیں اس کو نہ کر — یہ بھی ہے حکمِ شریعت، یاد رکھ
اپنے اخراجات میں مسرف نہ بن — یہ تو ہے شیطاں کی عادت، یاد رکھ
دیکھ، بالکل چھوڑ دے رسم و رواج — بیشتر اس میں ہیں بدعت، یاد رکھ
اپنی بہنوں کی کبھی غیبت نہ کر! — یہ بہت گندی ہے عادت، یاد رکھ
چادرِ عصمت کو اپنی صاف رکھ — قیمتی جوہر ہے عصمت، یاد رکھ
دل لگا اپنا نہ ہرگز غیر سے — کر نہ اپنے سے خیانت، یاد رکھ
تو امانت میں کبھی خائن نہ بن — فرض ہے حفظِ امانت، یاد رکھ

اے رشیدہ! تو بھی خود غافل نہ ہو
اس مہِ انور کی صورت یاد رکھ!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دسترخوان سے پہلے اور دسترخوان کے بعد

از محترمہ سیدہ طیبت صاحبہ

(گذشتہ سے پیوستہ!)

کھانا کھانے کے وقت کے آداب:-

کھانا شروع کرنے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھے اور کھانے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ مگر بہتر یہ ہے کہ پہلے نوالے میں کہے بِسْمِ اللّٰه۔ دوسرے میں کہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ اور تیسرے میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اور یہ ذرا زور سے کہے۔ تا اوروں کو بھی یاد آجائے۔ اور داہنے ہاتھ سے شروع کرے۔ سب سے پہلے نمکین چیز شروع کرے اور سب سے آخر بھی نمکین چیز پر ہی ختم کرے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ اسلئے کہا ہے کہ انسان اپنی پہلی ہی حرص کو توڑ دے اور اپنی خواہش کے خلاف ایک لقمہ لے۔ چھوٹا لقمہ لے اور خوب چبائے۔ جب تک پہلا نوالہ نہ نگل جائے دوسرے لقمہ پر ہاتھ نہ بڑھائے۔ اور کسی کھانے میں عیب نہ نکالے۔ اس واسطے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کا ہرگز عیب نہ نکالتے تھے۔ اگر اچھا ہوتا تو نوش فرماتے ورنہ ہاتھ روک لیتے۔ اور چاہیئے کہ اپنے آگے سے کھائے۔ مگر طباق کے اِدھر اُدھر سے میوہ لے کر کھانا البتہ درست ہو سکتا ہے کیونکہ وہ انواع و اقسام کا ہوتا ہے۔ اور ثرید[1] کو پیالہ کے بیچ سے نہ کھائے بلکہ کنارے سے کھائے اور روٹی کو بھی کنارے سے شروع کرے اور اردگرد سے توڑ کر کھائے۔ چھری سے روٹی اور گوشت کے ٹکڑے نہ کرے۔ پیالہ وغیرہ جو چیز کھانے کی نہیں روٹی پر نہ رکھے۔ روٹی میں ہاتھ نہ پونچھے۔ جو نوالہ وغیرہ ہاتھ سے گر پڑے اُسے اُٹھالے اور صاف کر کے کھالے۔ اس واسطے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر چھوڑ دے گا تو شیطان کے واسطے چھوڑے گا۔

اگر کھانا انگلیوں سے چمٹ جائے تو پہلے انگلیوں کو مُنہ سے چاٹے پھر اپنے کسی کپڑے سے پونچھ ڈالے۔ تاکہ کھانا کھانے کا نشان ہو جائے۔ کیونکہ شاید اس میں برکت باقی ہو۔

گرم کھانے میں پھونک نہ مارے بلکہ تامل کرے کہ وہ ٹھنڈا ہو جائے۔ اگر خرما کھائے یا زرد آلو یا جو چیز شمار ہو سکنے والی ہو وہ طاق کھائے۔ مثلاً سات[7] یا گیارہ[11] یا اکیس[21]۔ تاکہ اُس کے سب کام خدا تعالیٰ کی وحدانیت کے ساتھ مناسبت پیدا کریں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی ذات طاق ہے اس کا جوڑا نہیں۔ اور جس کام کے ساتھ خدا تعالیٰ کا ذکر یا کسی طرح سے مناسبت نہ ہو وہ کام باطل اور بے فائدہ ہوگا۔ تو اسی سبب سے طاق جُفت سے اولیٰ ہے کہ خدا سے مناسبت رکھتا ہے۔ نیز خرمے کی گٹھلی خرمے کے ساتھ

---

[1] کھانے کی ایک قسم ہے کہ روٹی کے ٹکڑے گوشت کے شوربے میں بھگوتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ہی طباق میں اکٹھا نہ کرے اور نہ ہی ہاتھ میں پکڑے رکھے۔ علیٰ ہذا القیاس ہر وہ چیز جس کی گٹھلی یا چھلکا پھینکتے ہوں۔

کھانا کھانے کے بعد کے آداب:۔

چاہیئے کہ کھانے میں پیٹ بھرنے سے پہلے ہی کھانے سے ہاتھ کھینچ لے اور انگلیوں کو منہ سے صاف کرے۔ پھر دستر خوان سے اپنے۔ روٹی کے ٹکڑے چن لے۔ اس واسطے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی ایسا کرے گا اُس کے عیش میں وسعت ہوگی اور اُس کی اولاد بے عیب اور سلامت رہے گی اور وہ ٹکڑے حور عین کا مہر ہوگا۔

پھر خلال کرے تو جو کچھ دانتوں سے نکل کر زبان پر آئے اُسے نگل جائے اور جو کچھ خلال کے ساتھ باہر نکل آئے اُسے پھینک دے۔

برتن کو انگلی سے صاف کرے۔ اس واسطے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص برتن پونچھ لیتا ہے برتن اُس کے حق میں یوں دُعا کرتا ہے کہ اے پروردگار! جس طرح اس نے مجھے شیطان کے ہاتھ سے چھڑایا تو اسے آتش دوزخ سے آزاد کر۔ اور اگر برتن کو دھو کر اُس کا دھوون پی جائے تو ایسا ثواب ہوگا کہ گویا ایک غلام آزاد کیا۔

کھانے کے بعد کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکَفَانَا وَآوَانَا وَھُوَ سَیِّدُنَا وَمَوْلَانَا اور سورۃ اخلاص (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ...) اور سورۃ قریش (لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ) پڑھے۔ اگر حلال کا کھانا کھایا ہو تو شکر کرے اور اگر شبہ کا کھانا کھایا ہو تو رنج کرے۔ اس واسطے کہ جو شخص کھاتا ہے اور روتا ہے وہ اُس شخص کا سا نہیں ہے جو کھاتا ہے اور غفلت کے سبب سے ہنستا ہے۔

جب ہاتھ دھونے لگے تو اشنان[1] بائیں ہاتھ میں لے۔ پہلے دائیں ہاتھ کی انگلیوں کے سرے بے اشنان ملے دھوئے۔ پھر اشنان میں انگلی ڈبوئے اور ہونٹ، دانت اور تالو پر رکھ کر خوب ملے اور انگلیوں کو دھوئے پھر منہ کو اشنان سے دھوئے۔

پانی پینے کے آداب

پانی کا برتن دائیں ہاتھ میں لے اور بِسْمِ اللّٰہ کہے۔ اور آہستہ آہستہ پیئے۔ کھڑے اور لیٹے لیٹے نہ پیئے۔ پہلے دیکھ لے کہ اس میں کوئی تنکا یا کیڑا نہ ہو۔ اگر ڈکار آئے تو کوزہ کی طرف سے منہ پھیر لے۔ اگر اگر ایک دفعہ سے زیادہ میں پانی پینا چاہتا ہے تو تین دفعہ کر کے پیئے۔ ہر بار شروع میں بِسْمِ اللّٰہ اور آخر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے۔ اور کوزہ کے نیچے دیکھتا رہے تا کہ پانی کہیں نہ ٹپکے۔ جب پانی پی چکے تو کہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَہٗ عَذْبًا فُرَاتًا

[1] از قسم صابن۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برحمتہٖ وکرمہٖ یجعلہ صلحًا اجًا جًا بذنوبنا" (منقول از کتاب حدیث "اکسیر ہدایت" صفحہ ۱۲۲ تا ۱۲۵)

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے اور آپ سب کو بھی نیکی کی توفیق بخشے اور اُسوہ حسنہ پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین ! +

المائدہ

از محترمہ صفیہ خانم صنا غزنوی

۱۔ انڈے کی حفاظت :۔ انڈے پر کیکر کی گوند کا لیپ کر دیں۔ دو تین دفعہ ایسا کرنے سے مسام بند ہو جائیں گے اور انڈا خراب نہ ہوگا۔ اگر پسے ہوئے نمک میں انڈا داب دیا جائے یا چونے کے پانی میں رکھ دیا جائے تو بھی خراب نہ ہوگا۔

۲۔ انڈے کی زردی کو تازہ رکھنے کے لئے زردی نکال کر ایک پیالہ میں ڈالیں اور اُوپر پانی ڈال دیں۔ یہ اُس حالت میں کرتے ہیں جب سفیدی استعمال کر لی جائے اور زردی پڑی رہے۔

۳۔ پیاز کی بُو اگر ہاتھوں سے دُور کرنی ہو تو ہاتھوں پر نمک مل لیجئے۔ بُو دُور ہو جائے گی۔

۴۔ رس بھری کی چٹنی :۔

سامان ۔ ایک سیر رس بھری، ایک سیر چینی، ایک بوتل سرکہ۔ پون چھٹانک لال مرچ۔ آدھی چھٹانک نمک۔ پاؤ بھر کشمش، آدھی چھٹانک لہسن، دو چھٹانک تازہ ادرک۔

ترکیب :۔ لہسن اور ادرک کو صاف کر کے باریک باریک کاٹیں۔ مرچ باریک پیسیں۔ پھر مندرجہ بالا سب چیزوں کو ملا کر چولھے پر چڑھا دیں۔ جب سب چیزیں آپس میں مل جائیں تو اُتار کر بوتلوں میں بھر لیں اور جب جی چاہے شوق سے نوش فرمائیں ۔!

تصحیح

رسالہ مصباح ماہ اگست سنہ ۵۱ء میں وصیت نمبر ۱۳۰۹۵ کریم بی بی صاحبہ بنت مولا بخش صاحب مرحوم و بیوہ عبد الحق صاحب کی بجائے بیوہ مولا بخش صاحب مرحوم شائع ہوا ہے۔ مولا بخش صاحب موصیہ کے والد تھے نہ کہ خاوند۔ ان کے خاوند عبد الحق صاحب تھے۔ قارئین کرام تصحیح فرمالیں ۔!

مُدیرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بناوٹ کا کام (Knitting)

محترمہ ایم - صادقہ - میر

(بہن ش - الف صاحبہ لاہور کی خدمت میں.....)

حسب وعدہ مردانہ سوئیٹر اور چھوٹے بچوں کے اُونی فراک کی چند ایک آسان اور خوبصورت بُنتیاں حاضر ہیں۔

..... مردانہ سوئیٹر کی بُنتی ..... (اس بُنتی کے دو حصے ہونگے پہلا حصہ ۱۳ - اور دوسرا ۱۱ - گھروں پر مشتمل ہوگا ....

حسب پسند بارڈر بنا لینے کے بعد .....

پہلی سلائی :- ایک اُلٹا - تین سیدھے - پانچ اُلٹے - تین سیدھے ایک اُلٹا ..... دو اُلٹے اور بنو - (اُلٹے بُنے ہوئے دو گھروں کو بغیر بُنے ہی واپس بائیں ہاتھ کی سلائی پر اُتار لو - اب اُون کو پیچھے کی طرف کرکے دونوں اُتارے ہوئے پھندوں کو بغیر بُنے ہوئے پھر واپس دائیں ہاتھ کی سلائی پر اُتار لو - اب اُون آگے کرکے ایک اُلٹا بنو - دو اور اُلٹے بنو ..... اور مندرجہ بالا ترکیب سے واپس کر لو ..... ازاں بعد تین اُلٹے بنو - دو کو واپس کرکے ..... تین اُلٹے بنو ..... دو کو واپس کرکے ..... ایک اُلٹا بنو .....

دوسری سلائی ..... اُلٹوں پر اُلٹے - سیدھوں پر سیدھے ..... اسی طرح آٹھ سلائیاں ختم کریں ....

(دوسرے حصہ کی اُلٹی طرف دو اُلٹے - ایک سیدھا - دو اُلٹے ایک سیدھا ......

نوٹ :- دوسرا حصہ مندرجہ بالا طریق سے بنائی جائیں -
..... اسلئے اسے ہر بار لکھنے کی ضرورت نہیں -

اب ۹ ویں سلائی ..... دو اُلٹے - تین سیدھے - تین اُلٹے - تین سیدھے - دو اُلٹے -

" ۱۰ ویں سلائی ..... اُلٹوں پر اُلٹے - سیدھوں پر سیدھے -

" ۱۱ ویں " ..... تین اُلٹے - تین سیدھے - ایک اُلٹا - تین سیدھے - تین اُلٹے -

" ۱۲ ویں سلائی ..... اُلٹوں پر اُلٹے سیدھوں پر سیدھے -

" ۱۳ ویں " ..... ۴ اُلٹے - ۵ سیدھے - چار اُلٹے -

" ۱۴ ویں " ..... اُلٹوں پر اُلٹے سیدھوں پر سیدھے -

" ۱۵ ویں " ..... پانچ اُلٹے - تین سیدھے - پانچ اُلٹے -

" ۱۶ ویں " ..... اُلٹوں پر اُلٹے سیدھوں پر سیدھے -

" ۱۷ ویں " ..... چھ اُلٹے - ایک سیدھا - چھ اُلٹے -

" ۱۸ ویں " ..... اُلٹوں پر اُلٹے سیدھوں پر سیدھے -

باقی ۹ سلائیاں ..... ۱۵ ویں - ۱۴ ویں - ۱۳ ویں - ۱۲ ویں - گیارھویں - ۱۰ ویں - ۹ ویں - دوسری پہلی کے طریق پر بُن لو .....

اب پھر ایک اُلٹا - تین سیدھے - پانچ اُلٹے - تین سیدھے - ایک اُلٹا ہو جائیں گے - اسی طرح پر اٹھارہ سلائیاں اور بُن لو ..... ازاں بعد پھر ڈبی کا گھٹاؤ اور بڑھاؤ شروع کیجئے ..... (دیکھئے مردانہ سوئیٹر کی بُنتی کا نقشہ)

فراک کی بُنتی نمبر ۱ :- دو سلائیوں پر حسب ضرورت گھر اُٹھا کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

...... ایک قطار اُلٹی ۔ اور ایک قطار سیدھی بُنو ......
اسی طرح پانچ اُلٹی و سیدھی قطاریں بُن لو ...... چھٹی قطار
...... ایک گھر سیدھا بنو ۔ اون کا تاگہ آگے کر کے سلائی
کے اُوپر رکھ کر دو ایک ساتھ سیدھے بُنو ۔ تاگا آگے کر کے
دو ایک ساتھ سیدھے بُنو ...... اسی طرح ساری قطار ختم
کرو ۔

اب اگلی قطار اُلٹی بنو ...... اسی طرح دس قطاریں ۔
ایک قطار اُلٹی ۔ ایک سیدھی بُن کر ختم کرو ۔ گیارھویں قطار
مندرجہ بالا چھٹی قطار کے طریق پر بُنو ...... اسی طرح سارے
فراک پر دس قطاریں سادہ اور ایک قطار ہولز کی بناتی
جاؤ ...... جو شروع میں پانچ قطاریں سادہ بناوٹ کی
بنائی گئی تھیں ...... اور بعدہٗ چھٹی قطار ہولز کی ......
...... اب ہولز والی قطار کو دوہرا کر کے اُلٹی طرف موڑ کر
سوئی سے ہیم کر دو ...... اسی طرح پانچ سادہ بنی ہوئی
قطاریں اُلٹی طرف مڑ جائیں گی ۔ ہولز والی قطار آدھی اُلٹی
طرف اور آدھی سیدھی طرف رہے گی ...... فراک کے
دامن میں ننھے ننھے کٹ ڈ نظر آئیں گے ۔ ایسا کہ نقشہ سے ظاہر
ہے

(نمبر ۱)

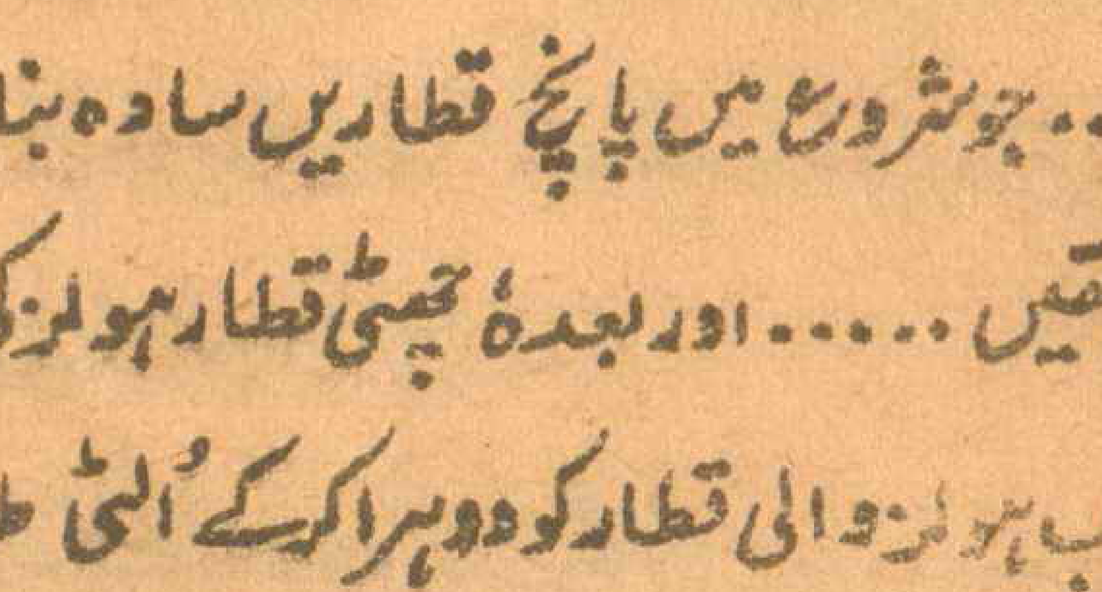

(۱۰ تقسیم کرو)

فراک کی بُنتی نمبر ۲ :- ...... سلائی پر گھر چڑھا لینے
کے بعد ...... پہلی قطار ...... ایک اُلٹا ، ایک سیدھا
گھر بُن کر اسے پھر واپس بائیں ہاتھ کی سلائی پر اُتار کر ......
...... دائیں ہاتھ کی سلائی سے دوبارہ سیدھا بُنو ...
...... اسی طرح آٹھ بار بُنو ۔ ایک گھر آٹھ بار بُننے سے ایسا
(گھر) پون انچ لمبا زنجیرہ بن جائے گا ...... اب تاگا آگے
کر کے اُلٹا بُنو ...... پھر سیدھا آٹھ بار بُنو ۔ ایک اُلٹا
ایک سیدھا آٹھ بار بُنو ...... اسی طرح ساری قطار
بُن لو ...... دوسری قطار ساری اُلٹی بنو ...... تیسری
قطار ۔ ایک سیدھا آٹھ بار بُنو ۔ ایک اُلٹا ۔ ایک سیدھا
آٹھ بار بُنو ۔ ایک اُلٹا ...... تیسری قطار ساری اُلٹی بنو ۔
...... چوتھی قطار ۔ ایک اُلٹا ۔ ایک سیدھا آٹھ بار ۔
ایک اُلٹا ...... پانچویں سلائی اُلٹی بنو ...... (اگر فرل
کچھ چوڑی بنانا مقصود ہو تو دو سلائیاں ایسی اور بُن لو
ورنہ نہیں ۔)

اب آٹھ قطاریں سیدھی و اُلٹی سلائیوں کی بُنو ...
...... ازاں بعد ۹ ویں قطار ...... آٹھ اُلٹے ۔ ایک
سیدھا آٹھ بار بُنو ۔ پھر ایک اور سیدھا آٹھ بار بُنو ۔
...... آگے ۸ اُلٹے ...... دو سیدھے آٹھ آٹھ بار
بُنو ...... (زنجیرہ کی شکل میں)

اگلی آٹھ قطاریں سیدھی و اُلٹی سلائیوں کی بنا
لینے کے بعد ۹ ویں قطار کے شروع میں تین اُلٹے ۔ دو سیدھے
آٹھ آٹھ بار بُنو ...... آٹھ اُلٹے دو سیدھے آٹھ آٹھ بار
اسی طرح ساری سادی سلائی تمام کرو ......
اسی نمونہ کی بچّے کی ٹوپی بھی بنا لیجیے ......!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فراک نمبر ۳ :- بچے کی باڈی کے ماپ کے مطابق جتنے گھروں کی ضرورت ہو اُس سے دو گنے گھر...(مثلاً فراک کی باڈی کے لئے ۵۰ گھروں کی ضرورت ہو تو دامن کے لئے ایک سَو گھر درکار ہوں گے) نمونہ ۱۴ سے تقسیم ہوگا دو گھر زائد ہوں گے۔ پہلے ایک انچ بارڈر بالکل سیدھی بُنتی کا بنا لیجئے..... یا نمونہ نمبر ا کے مطابق پانچ قطاریں ایک سلائی ایک سیدھی بُن کر...... چھٹی سلائی ہولز کی بنا کر اندر کی طرف گوشہ موڑ لیں...... ہر دو میں سے کوئی بھی بارڈر بنا لینے کے بعد آدھ انچ ایک سلائی سیدھی اور ایک سلائی اُلٹی بُنیں۔

اب نمونہ شروع ہوگا۔ پہلے ایک پُوری سیدھی بُن جاؤ.....(اب اُلٹی طرف) دوسری قطار...... ایک اُلٹا تاگا آگے ہی دو اکٹھے سیدھے بُنو۔ تاگا آگے دو اکٹھے سیدھے بُنو..... اِسی طرح پُوری قطار ہولز کی بناؤ۔ آخر میں ایک اُلٹا...... تیسری قطار۔ ساری سیدھی بُنو...... چوتھی قطار...... دو اُلٹے تاگے آگے دو اکٹھے سیدھے۔ اسی طرح ۶ ہولز بناؤ۔ اور دو اُلٹے بُنو۔ ۶ ہولز۔ دو اُلٹے بُنو...... پانچویں قطار ساری سیدھی بُنو...... چھٹی قطار۔ تین اُلٹے۔ پانچ ہولز۔ چار اُلٹے۔ پانچ ہولز...... چار اُلٹے پانچ ہولز...... بس اسی طرح ہر بار ایک ہول کم کرتی جائیں۔ اور درمیانی اُلٹے بڑھاتی جائیں۔ حتّٰی کہ ایک ہول باقی رہ جائے...... اب سات اُلٹے۔ تاگا آگے دو اکٹھے سیدھے بُنو...... اور ۱۲ اُلٹے۔ ......اِسی طرح بُنتی جائیں۔......

بطریقِ دیگر...... ایک پُوری قطار سیدھی بُن لینے کے بعد دوسری قطار ہولز کی بناؤ...... یاد رہے کہ سلائی اُلٹی ہوگی لیکن ہولز سیدھے گھر اُٹھا کر بُنے جائیں گے...... ہولز والی قطار کے بعد ایک سلائی سیدھی بُنو...... اگلی سلائی...... دو اُلٹے تاگے آگے دو اکٹھے سیدھے۔ تاگا آگے دو اکٹھے سیدھے...... اس طرح پانچ ہولز بناؤ اور چھٹے ہولز کے آخری گھر دو اُلٹے اکٹھے بُنو...... اسی طرح ہر بار صرف آخری ہول کے دو گھر اُلٹے اکٹھے بُنو۔ جب ایک ہول باقی رہ جائے تو سات اُلٹے۔ سلائی پر بل ڈال کر دو اکٹھے اُلٹے بُن کر ۱۲ اُلٹے اور بُنو...... اب کُل تیرہ اُلٹے ہو جائیں گے...... ایک ہول اور تیرہ اُلٹے۔ ......اگلی سلائی سیدھی......

نوٹ :- پہلے اور دوسرے طریق میں...... صرف تکون کے کناروں میں فرق آئے گا...... یہ آپ کی مرضی پر منحصر ہے۔ پہلے طریق سے بُنیئے یا دوسرے سے۔ بہرحال نمونہ ایک ہی ہے صرف کناروں میں فرق ہوگا......

فراک کا نچلا حصہ حسب مرضی لمبا بنا لینے کے بعد فراک کی پیٹی شروع کیجئے...... پیٹی...... دو دو گھر اکٹھے بُنکر سلائی ختم کیجئے...... اگر دامن کے سَو (۱۰۰) ہوں گے تو باڈی کیلئے پچاس گھر باقی بچیں گے...... آدھے گھر گھٹا دیئے جائینگے۔

ازاں بعد ایک سیدھا ایک اُلٹا چار قطاریں بُن کر اگلی قطار ہولز کی بنا لو۔ اب چار قطاریں ایک سیدھا ایک اُلٹا کی اور بُنو...... بعدہ ایک سلائی اُلٹی ایک سیدھی بُنتی جائیں

فراک کے نقشہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ۔۔۔۔ گلے کے آگے

سات ہولز کا ایک تکون بنا یئے ۔۔۔۔ گلے کی پٹی پچھلی طرف

یا دونوں کندھوں پر رکھئے ۔۔۔۔ آستین ۔۔۔۔۔ بچے کی

کلائی کے ماپ برابر گھر ڈال کر بارڈر ایک سیدھا ایک اُلٹا

بنا لیجئے ۔۔۔۔

بارڈر ختم کر لینے کے بعد ایک دم گھر بڑھا کر دو گنے

کر لیجئے ۔۔۔۔ اور بُنتی شروع کیجئے ۔

اسی طرح آستینیں بنا کر ساتھ جوڑ لیں ۔۔۔۔۔ بعد

تیاری گلے کے تکون کے دونوں طرف دو چوکور پھول کاڑھ

لیں ۔ ایسا کہ نقشہ سے ظاہر ہے ۔

پھول بنانے کی ترکیب : ۔ یہ پھول اُون کے

تاگا سے ہی بنایا جائے گا ۔۔۔۔ حسب پسند رنگ کی

اُون لے کر ۔۔۔۔ موٹی سوئی میں تاگا ڈالیئے ۔۔۔۔۔

پھول کے دیئے ہوئے نقشہ کے مطابق ہر بُنتی میں چار چار

تاریں تان لیجئے ۔ اور تارکشی کے پھولوں کی مانند بھر لیجئے ۔

۔۔۔۔ واضح رہے ۔۔۔۔ پھول اُوپر ہی اُوپر بنے گا ۔

۔۔۔۔ بنے ہوئے فراک پر صرف پتی کی تاریں تانتے وقت

ٹانکے لگیں گے ۔ بعدہ پھول تاروں پر بھرا جائے گا ۔۔۔۔

۔۔۔۔ اگر دل چاہے تو دامن پر بھی ایسے پھول بنالیں ۔

پیٹی میں جو ہولز بنائے گئے تھے ۔ ان میں چھوٹا رِبن

یا ڈورا بنا کر ڈال لیجئے ۔۔۔۔

نمونہ جات کی ترکیب لکھنے میں وضاحت کا خاص خیال

رکھا گیا ہے ۔ اگر کسی نمونہ کی سمجھ نہ آئے ۔۔۔۔ مزید وضاحت

کی ضرورت ہو تو معرفت مدیرہ یا مندرجہ ذیل ایڈریس پر

۔۔۔۔ بنا ہوا نمونہ طلب فرمالیں ۔ ۔۔۔۔

ایم ۔ صادقہ ۔ میر

نمبر ۱۴ ۔ کنگ ہوٹل ۔ مری ہلز ۔۔۔۔۔

(نمونہ جات صفحہ ۲ پر ملاحظہ ہوں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان برائے صنعتی نمائش

گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ

جلسہ سالانہ کے موقع پر صنعتی نمائش زیر انتظام لجنہ اماء اللہ

مرکزیہ لگائی جائے گی ۔

تمام بیرونی لجنات سے گذارش ہے کہ سرگرمی سے

اس میں حصہ لیں ۔ ہر قسم کی سلائی ، کڑھائی اور اُونی کام

کی چیزیں تیار کروائیں ۔!

اس سلسلہ میں یہ بات مفید رہے گی کہ اگر ہو سکے تو

ممبرات سے قرضہ حسنہ کے طور پر کچھ رقوم لے لی جائیں اور

چیزیں تیار کروالی جائیں ۔ بعد میں یہ چیزیں فروخت

ہونے پر اُن کو رقوم واپس کردی جائیں ۔ اس طریقہ پر

ایک وسیع پیمانے پر چیزیں تیار ہو سکیں گی ۔

والسلام

حمیدہ صابرہ منتظمہ نمائش

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مردانہ سویٹر کی بُنتی

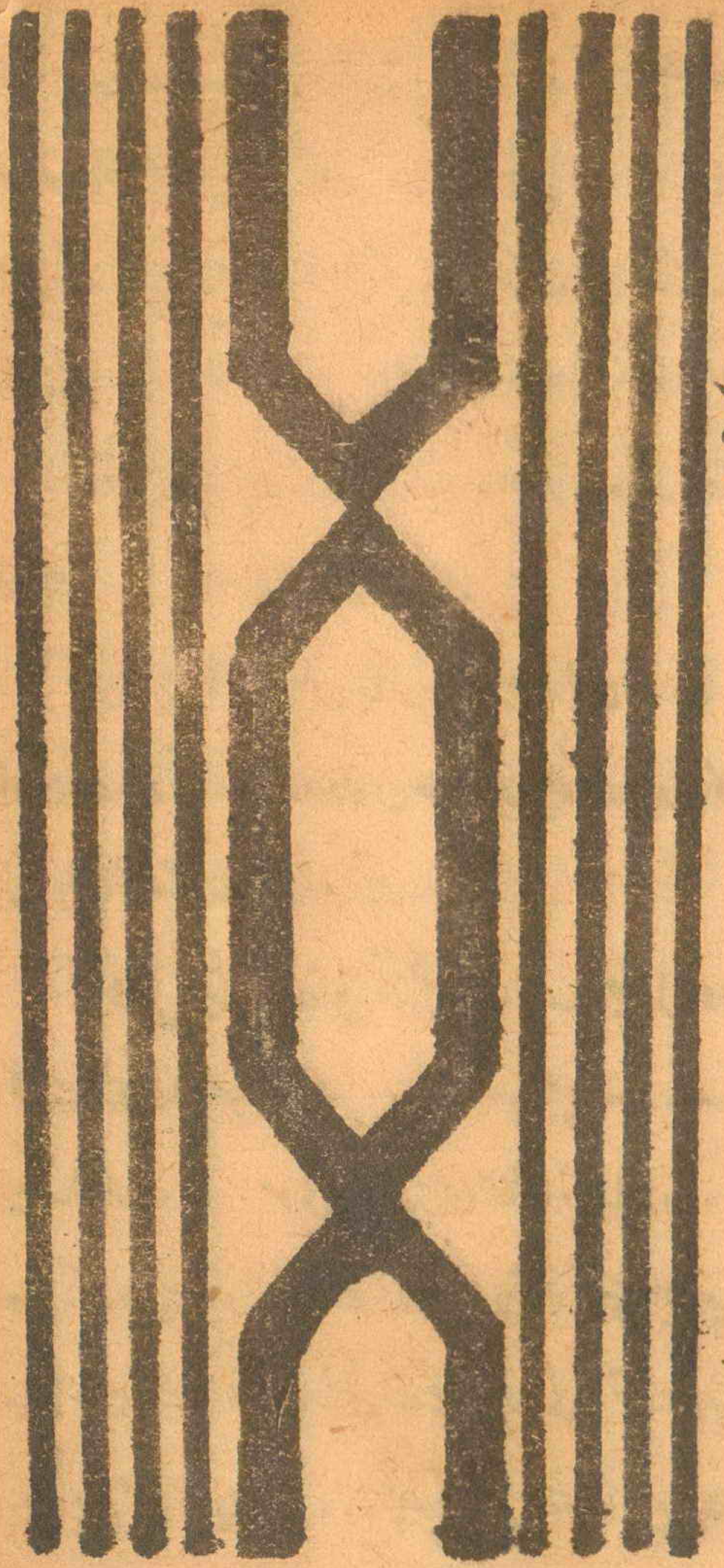

فراک کا ڈیزائن ۳

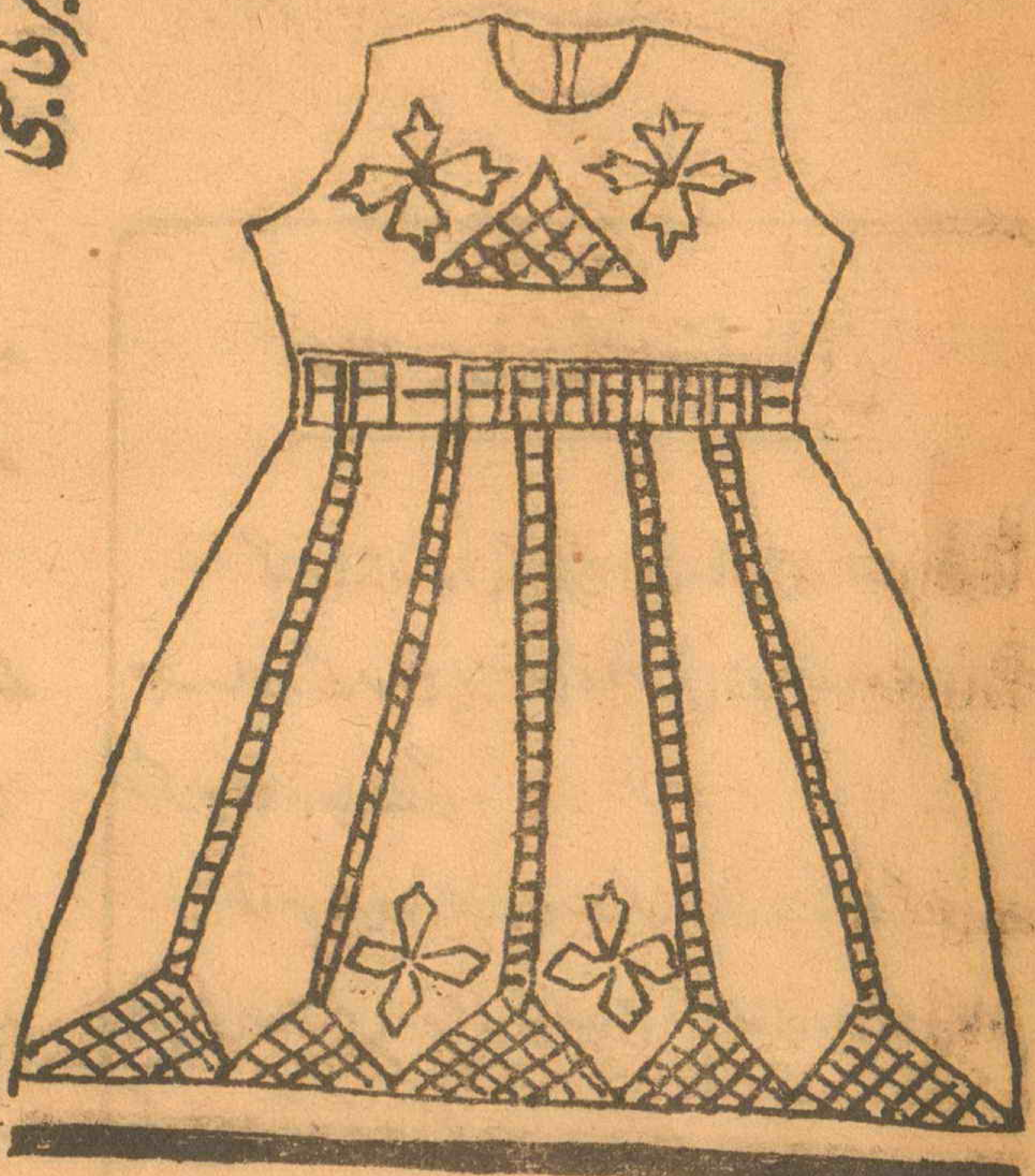

پھول

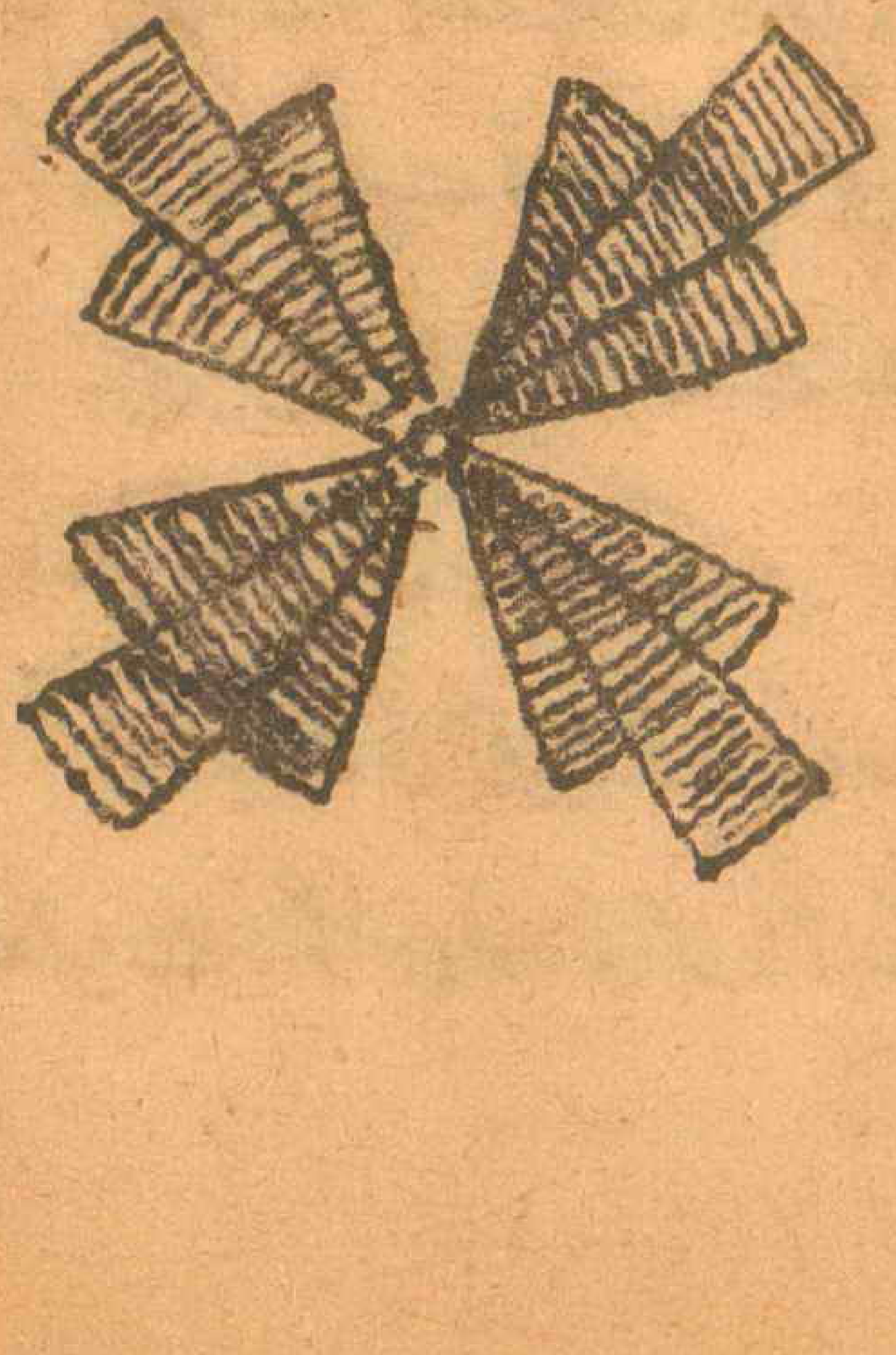

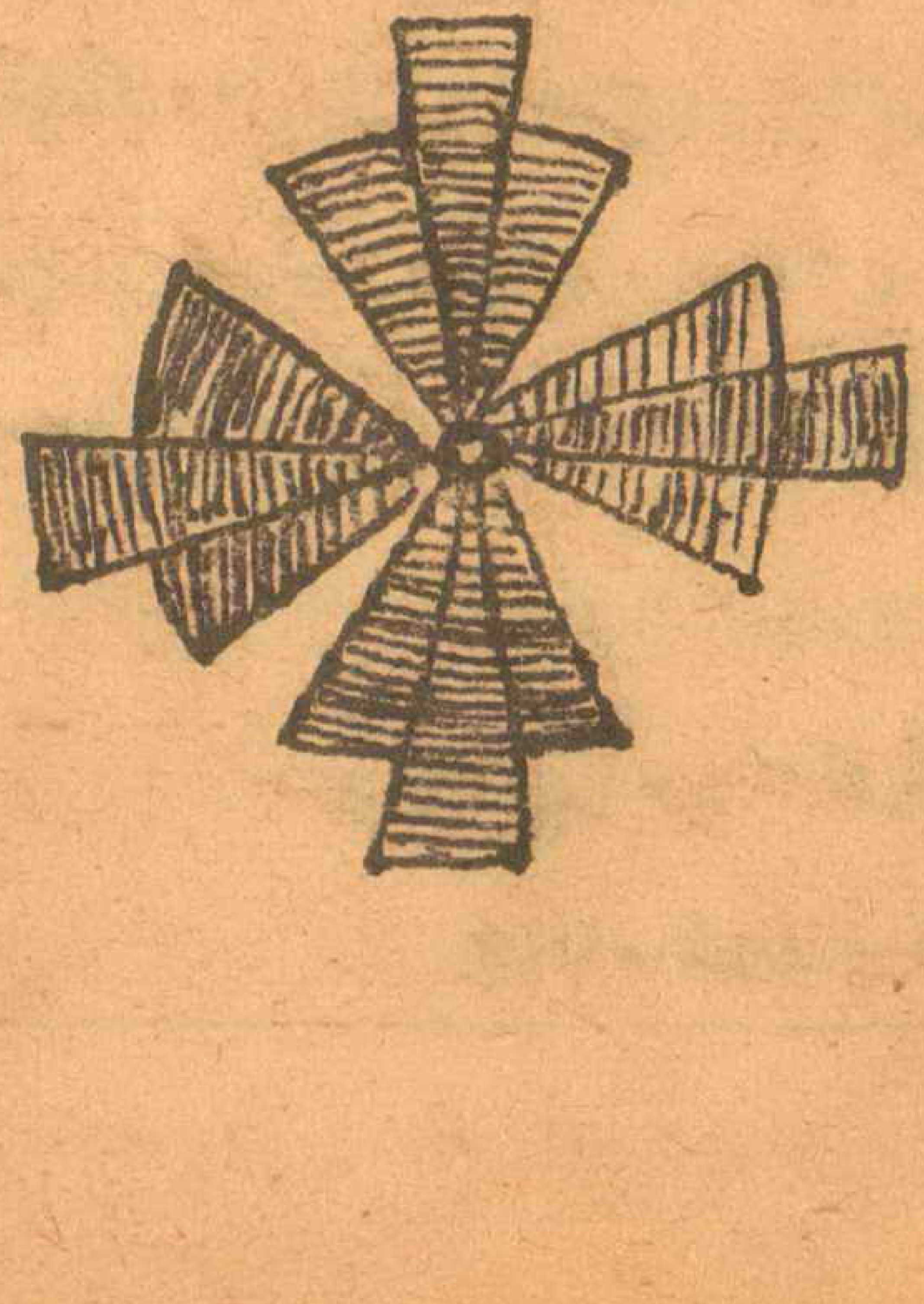

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۱۲۹ ۔ محمد اسمٰعیل ولد چوہدری غلام نبی صاحب قوم جٹ ہنڈ ہیٹھے عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن موسے والہ ڈاکخانہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے والد بزرگوار بفضل خدا زندہ موجود ہیں جنکی جائداد اسوقت حکومت ہندوستان کے قبضہ میں ہے۔ اسوقت میرا گذارہ صرف اپنے والد بزرگوار کی آمد پر ہے جو کہ حکومت پاکستان کی طرف سے الاٹ اراضی پر مشتمل ہے۔ میں اپنے ششماہی حصہ آمد فصل کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ مصالح قبرستان بہشتی کرتا ہوں۔ اسکے علاوہ اگر میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہی ہوگی۔ میرے مرنیکے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسپر بھی یہی وصیت حاوی ہوگی۔ العبد: محمد اسمٰعیل ولد چوہدری غلام نبی موصی بمقام موسے والہ۔ گواہ شد:۔ عبد العزیز واقف زندگی تحریک جدید۔ گواہ شد:۔ بشیر احمد برادر موصی موسے والہ +

نمبر ۱۱۰۲۵ ۔ رسول بی بی زوجہ احمد بخش صاحب پیشہ خانہ داری۔ عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن موضع ادرحمہ ڈاکخانہ بھابڑہ ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ جولائی ۱۹۴۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے: یکصد روپیہ جو میرے خاوند محترم احمد بخش کے ذمہ واجب الادا ہے جو دین مہر کا ہے اسکے علاوہ اور کوئی جائداد اسوقت نہیں۔ میں اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کر دوں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی +

نمبر ۱۱۰۲۶ ۔ محمودہ بیگم زوجہ مولوی اللہ بخش قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی موضع ادرحمہ ڈاکخانہ بھابڑہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ جولائی ۱۹۴۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے: ۵ مرلہ سکنی زمین افتادہ واقعہ قادیان دارالامان محلہ دارالرحمت نزد مکان شیخ مولا بخش صاحب کاندار قیمتی ۸۱۶/- روپے جو مجھے میرے خاوند محترم مولوی اللہ بخش صاحب دیہاتی مبلغ حال درویش قادیان نے میرے مہر کے عوض میں دی ہوئی ہے میں اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ محمودہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد:۔ ضیاء الدین آشنا سکول ٹیچر ادرحمہ۔ گواہ شد:۔ خدا بخش سیکرٹری مال خسر موصیہ +

نمبر ۱۱۰۲۴ ۔ سطالعی بی بی زوجہ خدا بخش قوم احمدی پیشہ خانہ داری۔ عمر ۴۹ سال بیعت ۱۹۱۳ء ساکن ادرحمہ ڈاکخانہ بھابڑہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ جولائی ۱۹۴۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ مبلغ پچاس روپے نقد اور مبلغ پچاس روپے دین مہر جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اسطرح کل جائداد یکصد روپیہ کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتی ہے۔ میں اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان مد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کر لوں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ۔ طالع بی بی موصیہ۔ گواہ شد۔ ضیاء الدین ارشد سکول ماسٹر ادرحمہ۔ گواہ شد۔ خدا بخش سیکرٹری مال شوہر موصیہ ٭

نمبر ۱۲۰۱۰ ۔ شیخ شریف احمد ولد شیخ مولا بخش قوم شیخ خوجہ پیشہ تجارت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ مومن ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ رفروری ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد موجودہ وقت میں کچھ بھی نہیں ہے کیونکہ والد بزرگوار بفضل خدا زندہ ہیں البتہ میرے لئے فوجی پنشن پندرہ روپے ماہوار منظور ہو چکی ہے گو ابھی ملنی شروع نہیں ہوئی۔ اسکے علاوہ میں اپنے بھائی کی دکان میں ورکنگ پارٹنر کے طور پر کام کر رہا ہوں جسکے ذریعہ سرِ دست اندازہ ۴۵/- روپے ماہوار آمد کی توقع ہے۔ لہذا کل ماہوار آمد ۶۰/- روپے ہوئی۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ شیخ شریف احمد سکنہ کوٹ مومن۔ گواہ شد۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد۔ شیخ مولا بخش پریذیڈنٹ کوٹ مومن ٭

نمبر ۱۳۰۹۷ ۔ زبیدان بیگم زوجہ عبدالکریم صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ۳۹ 12-L ڈاکخانہ چیچہ وطنی ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ یکصد روپیہ اسکے علاوہ اور کوئی جائداد زیور وغیرہ کوئی نہیں۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اسکی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامتہ۔ زبیدان بیگم زوجہ عبدالکریم۔ گواہ شد۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد۔ عبدالکریم خاوند موصیہ ٭

نمبر ۱۱۰۲۲ ۔ سردار محمد ولد بہاول بخش قوم جب پیشہ زمینداری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی موضع ادرحمہ ڈاکخانہ بھابڑہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ رجون ۱۹۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں کیونکہ والد بزرگوار حین حیات ہیں اور ساری جائداد انکے قبضہ میں ہے اور جس پر انہوں نے وصیت بھی کی ہوئی ہے۔ میں موجودہ وقت میں کاشتکاری کرتا ہوں جسکے ذریعہ اندازاً مجھے ۲۵۰/- روپیہ سالانہ آمد ہو جاتی ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ یا ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ سردار محمد ولد بہاول بخش موصی۔ گواہ شد۔ عبدالمجید امیر جماعت احمدیہ ادرحمہ۔ گواہ شد۔ محمد عبداللہ ولد میاں خدا بخش سیکرٹری وصایا و مال ٭

نمبر ۱۱۳۹۴ ۔ یوسف محمد ولد حاجی امیر الدین قوم خوجہ پوری پیشہ تجارت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی بمقام کوٹ مومن ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک کنال زمین برلب سڑک محلہ دارالرحمت قادیان میں ہے جو متصل مسجد ہے جسکی حالت بکتی افتادہ ہے۔ اور کنال افتادہ زمین محلہ دارالبرکات متصل ریلوے سٹیشن قادیان برلب سڑک ہے اور ایک دکان کیلئے افتادہ زمین برلب سڑک ریلوے روڈ قادیان محلہ دارالبرکات رقبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اندازاً تین مرلہ ہے اور ایک دکان کیلئے قطعہ زمین باہر کی غلہ منڈی متصل ریلوے اسٹیشن قادیان۔ اسی طرح مولوی عبد المغنی صاحب نے اپنے مکان کا شمالی مغربی حصہ جس میں کرایہ کیلئے تین کمرے بن سکتے تھے۔ میرے پاس مبلغ پانچ ہزار روپیہ میں رہن با قبضہ دیا تھا۔ مذکورہ بالا ساری جائداد موجودہ وقت میں مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ جب بھی مولیٰ پاک عطا فرمائیگا میں اس کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرونگا۔ اسکے علاوہ موجودہ وقت میں خاکسار معمولی تجارت کر رہا ہے جسکے ذریعہ مجھے اندازاً ۸۰/- روپے ماہوار آمد ہو جاتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اسکے علاوہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ دوست محمد ولد حاجی امیر الدین کوٹ مومن۔ گواہ شد۔ منظور احمد مالک فرم خواجہ برادرس غلہ منڈی سرگودھا۔ گواہ شد۔ خدا بخش سیکرٹری مال ادرحمہ۔

نمبر ۱۳۰۹۹ ۔ عزیزہ بیگم زوجہ چوہدری غلام احمد صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۱۱ ڈاکخانہ ۱۱۱/۳۱ ضلع منٹگمری۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۲۰۰/- روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ چار تولہ زیور طلائی قیمت ۲۶۰/- روپے ہے۔ کل میزان ۴۶۰/- روپے ہیں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العامتہ۔ نشان انگوٹھا عزیزہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد۔ بارغ الدین موصی ۵۳۲۰ خسر موصیہ۔ گواہ شد۔ غلام احمد بقلم خود خاوند موصیہ۔

نمبر ۱۳۰۳۴ ۔ غلام احمد ولد چوہدری بارغ الدین صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ زمیندارہ عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ۳۱۱/۱۱ ڈاکخانہ ۳۱۱/۱۱ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں اور منقولہ جائداد نقد مبلغ ۱۰۰/- روپیہ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ غلام احمد موصی بقلم خود۔ گواہ شد۔ دستخط چوہدری بارغ الدین پریذیڈنٹ جماعت۔ گواہ شد۔ محمد علی سیکرٹری مال بقلم خود۔

نمبر ۱۱۷۹۵ ۔ شہزادہ بیگم زوجہ سید ولی محمد صاحب قوم چغتائی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن شاہ مسکین ڈاکخانہ فیض پور ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۱۰۰۰/- روپیہ جو کہ خاوند کے ذمہ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ شہزادہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد:۔ سید ولی محمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۳۱۰۰ سکینہ بی بی زوجہ چوہدری نور احمد صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمرہ ۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۰/۱۱-۱۰ ڈاکخانہ ۱۰-۳۱/۱۱ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۰/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۲۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ چار تولہ زیور طلائی قیمت ۳۶۰/- روپے۔ کل میزان ۵۶۰/- روپے ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جو جائداد ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ:۔ سکینہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ باغ الدین پریذیڈنٹ جماعت۔ گواہ شد:۔ نور احمد خاوند موصیہ +

نمبر ۱۱۷۹۶ سید ولی محمد ولد سید رمضان شاہ مرحوم قوم سید پیشہ زمیندارہ عمر ۶۷ سال بیعت ۱۳ اپریل ۱۹۰۳ء ساکن شاہ مسکین ڈاکخانہ فیض پور کلاں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۸/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ جدی جائداد ۱۴- ایکڑ زمین واقعہ شاہ مسکین شمولہ تعائیل و گوبندہ ضلع شیخوپورہ۔ ۹ ایکڑ زمین مزروعہ جسکی قیمت بازاری ریٹ مبلغ ۲۷۰۰/- روپیہ- ۱۵ ایکڑ زمین بنجر جسکی قیمت بازاری ریٹ مبلغ ۳۰۰۰ روپیہ۔ ایک عدد بھینس دودھ دینے والی جسکی قیمت مبلغ ۱۰۰/- روپیہ ایک عدد گائے دودھ دینے والی جسکی قیمت مبلغ ۱۰۰/- روپیہ ۳۲ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو

ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ سید ولی محمد موصی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ سید محمد صدیق شاہ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ سید محمد عمر بقلم خود فرزند موصی۔

نمبر ۱۲۲۷ نثار احمد خان ولد چوہدری اللہ بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمرہ ۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال آر۔ پی۔ اے۔ ایس۔ سی ریکارڈ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۵/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت ماہوار آمد مبلغ ۱۱۴/- روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ حوالدار میجر نثار احمد خان۔ گواہ شد:۔ جمعدار [illegible] بقلم خود۔ گواہ شد:۔ صوبیدار محمد رشید پریذیڈنٹ +

نمبر ۱۳۰۳۲ نور احمد ولد چوہدری باغ الدین قوم جٹ باجوہ پیشہ زمیندارہ عمر ۳۰ سال۔ پیدائشی احمدی موضع چک ۳۰/۱۱-۱۰ ڈاکخانہ ۱۰-۳۱/۱۱ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۰/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں۔ منقولہ جائداد اسوقت مبلغ ۵۰۰/- روپیہ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ نور احمد نشان انگوٹھا موصی۔ گواہ شد:۔ چراغ الدین مولوی پریزیڈنٹ جماعت۔ گواہ شد:۔ محمد علی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ۳۰-۹-۱۹۵۱ء

نمبر ۱۲۹۳۱ محمد عبد اللہ ولد محمد حسین صاحب قوم قانگی پیشہ واقف زندگی عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اکتوبر ۱۹۵۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں میرا الاؤنس اسوقت تحریک جدید کی طرف سے -/۲۱۰ روپیہ ماہوار مقرر ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کردہ ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی کمی بیشی ہوئی تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی کو دیتا رہونگا اور میرے مرنیکے بعد جو جائداد ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وارث مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان مقبرہ بہشتی ہوگی۔ العبد:۔ محمد عبد اللہ بقلم خود موصی۔ گواہ شد:۔ عبد الرحیم واقف زندگی ۱/۱۰۔ گواہ شد:۔ بدر الدین ربوہ ضلع جھنگ۔

نمبر ۱۲۰۵۳ منورہ اختر زوجہ کیپٹن عبد الرحمن مغل قوم چغتائی عمر ۲۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ۷ لاج روڈ لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ اکتوبر حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس علاوہ ان نیچے لکھے ہوئے زیورات کے اور کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں ہے ۱۔ طلائی کڑے وزن ۴ تولے ۲ رتی انداز اً قیمت -/۴۶۰ روپے ۔۲۔ دیگر طلائی زیورات وزن ۳ تولے ۲ ماشے ۲ رتی قیمت -/۳۰۵ روپے ۔۳۔ طلائی کانٹے۔ انگوٹھی۔ وزن ۱ تولہ قیمت -/۱۰۰ روپیہ لیکن میرا گذارہ اوپر لکھی ہوئی جائداد پر نہیں ہے بلکہ ماہوار جیب خرچ بھی ملتا ہے جو اگرچہ معین نہیں ہے لیکن اندازاً -/۱۰ روپیہ ماہوار ہے اسکے علاوہ میرا حق مہر مبلغ -/۲۰۰۰ روپیہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس تمام تحریر کردہ جائداد اور آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور عہد کرتی ہوں کہ ہر ماہ اپنے جیب خرچ کا ۱/۱۰ حصہ بھی ادا کرتی رہونگی۔ نیز میری وفات کے بعد انجمن احمدیہ پاکستان کو اختیار ہوگا کہ میری کل متروکہ جائداد کا ۱/۱۰ حصہ وصول کرے۔ اگر کوئی اور جائداد بھی ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ الامۃ:۔ منورہ اختر موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر دھاریا۔ گواہ شد:۔ عبد الرحمن مغل کیپٹن ۱۴/۲ پنجاب رجمنٹ خاوند موصیہ ۔

نمبر ۱۱۸۰۳ محمد نذیر ولد بابو محمد حنیف صاحب قوم قاضی پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ریت چک ڈاکخانہ چھمال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے اسوقت میرا گذارہ ماہوار آمد تنخواہ پر ہے جو مع الاؤنس وغیرہ کے مبلغ -/۹۸ روپے ہے میں تا زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ قاضی محمد نذیر پوسٹل کلرک جنرل پوسٹ آفس راولپنڈی۔ گواہ شد:۔ چراغ الدین سیکرٹری مال راولپنڈی۔ گواہ شد:۔ میاں محمد عالم امیر جماعت راولپنڈی ۔

نمبر ۱۲۰۵۵ ثریا خاتون زوجہ مرزا عبد القیوم قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۹ حسب ذیل کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۲۰۰۰ روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ کڑے طلائی وزنی ۴ تولے قیمت بازاری مبلغ -/۴۲۰ روپے۔ چوڑیاں طلائی وزنی ۲ تولے قیمت مبلغ -/۲۱۰ روپے۔ کانٹے دو جوڑی وزن ڈیڑھ تولہ قیمت -/۱۵۷ روپے۔ سنگاپٹی دو تولے طلائی قیمت -/۲۱۰ روپے۔ ٹکہ طلائی وزن ۱ تولہ قیمت -/۱۰۵ روپے۔ انگوٹھیاں تین عدد طلائی وزن ۹ ماشے قیمت -/۷۸/۱۲ روپے۔ کانٹی طلائی دو تولے قیمت -/۲۱۰ روپے۔ کل رقم میزان -/۳۳۹۰/۱۲ روپے ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ ثریا خاتون موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ عبد القیوم خاوند موصیہ۔ گواہ شد [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۱۹۰۷ - عبد الحفیظ ولد ملک محمد صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن حال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے اسوقت ماہوار آمد بعد الاؤنس مبلغ -/۷۲ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ عبد الحفیظ بقلم خود۔ گواہ شد۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد۔ حافظ ملک محمد بقلم خود +

نمبر ۱۰۸۳۲ - امۃ العزیز زوجہ شمس الدین قوم افغان لودھی پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ٹوپی حال پشاور شہر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ جون ۱۹۴۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر -/۱۰۰۰ روپیہ تھا علاوہ مہر -/۱۰۰ روپیہ۔ نقد -/۱۰۰ روپیہ۔ آمد ماہوار -/۵ روپے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی۔ اور موجودہ جائیداد مبلغ -/۱۲۰۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم حصہ جائداد بعد وصیت داخل کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی مگر اس ۱/۱۰ حصہ وصیت سے وہ رقم منہا کی جائیگی جو میں اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ بطور حصہ جائداد کرکے رسید حاصل کرلوں۔ العبد۔ امۃ العزیز موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ غلام رسول بشیر بقلم خود۔ گواہ شد۔ شمس الدین خاوند موصیہ بقلم خود +

نمبر ۱۲۳۵۹ - صدر الدین ولد چوہدری میرا نند تا صاحب قوم راجپوت پیشہ زمینداری عمر ۷۶ سال بیعت ۱۸۹۴ء ساکن موضع کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۲/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ اب کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ کھیتی باڑی پر ہے اندازاً ۱۴ من پختہ گندم پیدا ہو جاتی ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنیکے وقت اگر کوئی جائداد ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر مشرقی پنجاب کی جائداد مل گئی تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد۔ صدر الدین کلاسوالہ موصی بقلم خود۔ گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد۔ خادم علی موصی کلاسوالہ بقلم خود +

نمبر ۱۳۱۳۲ - محمودہ بیگم زوجہ حوالدار محمد نواز صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ شہر حال راولپنڈی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ جون ۱۹۵۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری جائداد مندرجہ ذیل زیورات پر مشتمل ہے:۔

			مالیت
(۱) نکلس طلائی	وزن تین تولہ	بحساب -/۸۰ روپے فی تولہ	۲۴۰
(۲) گلوبند	پانچ تولہ	〃	۴۰۰
(۳) بندی	۲ تولہ	〃	۱۶۰
(۴) چوڑیاں	۳ تولہ	〃	۲۴۰
(۵) گجرے	۴ تولہ	〃	۳۲۰
(۶) کلنٹے	۱ تولہ	-/۹۰	۹۰
(۷) سوئی	نصف تولہ	-/۸۰	۴۰
(۸) انگوٹھیاں دو عدد		〃	۴۰
			۱۵۳۰

مندرجہ بالا رقم -/۱۵۳۰ روپے کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ مبلغ -/۲۰۰۰ روپیہ حق مہر میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں اسکے علاوہ ایک سنگر مشین سلائی جسکی قیمت اصلی -/۳۱۲ روپے ہے اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں یعنی کل رقم ۳/۳/۴۸ ۳۸۴ روپے قسط وار ادا کر دونگی۔ محولہ بالا جائداد کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد منقولہ یا غیر منقولہ میری ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی وصولی میرے ورثاء پر واجب الادا ہوگی - الامۃ : محمودہ بیگم موصیہ بقلم خود - گواہ شد : احمد الدین احمدی سیکرٹری وصایا راولپنڈی - گواہ شد : حوالدار محمد نواز خاوند موصیہ موصی ۱۲۴۶۸ +

نمبر ۱۳۱۳۲ - نثار احمد ولد شیخ نصیر الدین صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے - میرا گذارہ صرف معمولی کاروبار پر ہے جو کہ اوسطاً ماہوار -/۴۰ روپے ہے - لہٰذا ۱/۱۰ حصہ آمد کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ ۱/۱۰ حصہ کی کرتا ہوں - میں ماہوار حصہ آمد ادا کرتا رہونگا - اگر میرے مرنیکے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہوگی تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان بھی مالک ہوگی - العبد : نثار احمد بلاک ۲۰ سرگودھا - گواہ شد : محمود احمد ووڈ میڈیکل سٹورز سرگودھا - گواہ شد : محمد اسمٰعیل بلاک ۱۲ سرگودھا +

نمبر ۱۳۱۳۸ - فتح محمد ولد چودھری محمد عبد اللہ قوم ارائیں پیشہ زمینداری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی چک ۹۳/۴۰۸ ڈاکخانہ منڈی ہارون آباد ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - جائداد غیر منقولہ حسب ذیل ہے - ۲۰ ایکڑ زمین واقعہ چک نمبر ۹۳/۴۰۸ ڈاکخانہ منڈی ہارون آباد میں بلا شرکت غیرے ہے اور دو احاطہ جات رہائشی جو کہ ہم پانچ بھائیوں میں مشترک ہے اور [illegible] ایکڑ اراضی اور ایک رہائشی مکان اوجلہ ضلع گورداسپور میں ہم پانچ بھائیوں میں مشترک تھی جس پر اب ہندوؤں اور سکھوں کا قبضہ ہے - اسکے علاوہ اور کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے منقولہ جائداد حسب ذیل ہے - چار عدد بیل جو کہ ہم دو بھائیوں میں مشترکہ ہیں - چاروں بیلوں میں نصف حصہ میرا ہے - ایک بھینس بلا شرکت غیرے ہے - میں اس جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ نیز اپنی آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت اور بوقت وفات ترکہ کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں العبد : فتح محمد ولد چوہدری محمد عبد اللہ موصی نشان انگوٹھا - گواہ شد : غلام علی برادر موصی نشان انگوٹھا - گواہ شد : غلام محمد برادر موصی نشان انگوٹھا +

نمبر ۱۱۴۴۳ - مستری محمد علی ولد فضل الدین صاحب قوم جٹ پیشہ نجاری - عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال لدھیانوالہ ڈاکخانہ مریدکے ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ماہوار آمد -/۲۵ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میرے مرنیکے وقت میرا جو ترکہ متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - العبد : محمد علی موصی نشان انگوٹھا لدھیانوالہ ڈاکخانہ مریدکے - گواہ شد : [illegible] لدھیانوالہ نشان انگوٹھا - گواہ شد : سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا بقلم خود

نمبر ۱۱۹۹۰ - حاجی شمس الدین ولد حاجی فضل الدین پیشہ ملازمت عمر ۷۵ سال ساکن چکوال ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۴/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری اسوقت صرف -/۵۰ روپے ماہوار آمد ہے جس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں - میری وفات کے وقت جو جائداد ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی - العبد : خواجہ شمس الدین بقلم خود - گواہ شد : بشیر احمد سیکرٹری مال چکوال بقلم خود - گواہ شد : محمد الدین امیر جماعت احمدیہ چکوال بقلم خود +

نمبر ۱۰۸۷۵ - دل محمد ولد چوہدری علی محمد صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۳۰ سال بیعت جون ۱۹۳۲ء بمقام چک ۵ ب دھروڑ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ ماہ احسان ۱۳۲۷ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے - میرا گذارہ اسوقت کاشتکاری پر ہے جس سے مجھے اسوقت اندازاً -/۳۰ روپیہ ماہانہ آمد ہے - میں اس آمد کا دسواں حصہ بطور حصہ آمد باقاعدہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالامان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر جسقدر
میری جائداد ثابت ہو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان
دارالامان ہوگی۔ لہٰذا یہ وصیت تحریر کردی کہ سند رہے۔ العبد۔ فضل محمد
موصی بقلم خود۔ گواہ شدہ۔ ماسٹر محمد علی خاں چک نمبر ۶۰ ج۔ ب شہباز پور بقلم خود۔
گواہ شدہ۔ چوہدری فیض احمد انسپکٹر بیت المال بقلم خود ٭

نمبر ۱۱۱۲۳۔ صادق محمد واقف زندگی ولد مولوی صالح محمد صاحب
قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال
ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/ش/۴۹ حسب ذیل وصیت
کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت ماہوار آمد -/۴۰ روپے ہے
میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا
رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو
دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر
متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
العبد۔ صادق محمد موصی بقلم خود واقف زندگی ٹی آئی کالج لاہور۔
گواہ شدہ۔ عبدالحمید آصف واقف زندگی بقلم خود۔ گواہ شدہ۔ احمد علی صادق
واقف زندگی بقلم خود ٭

نمبر ۱۳۰۸۹۔ محمد شریف ولد چوہدری اللہ دتا صاحب قوم ارائیں پیشہ
تجارت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی منڈی صادق آباد ڈاکخانہ خاص ضلع
رحیم یار خان ریاست بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ
۱۳ فروری ۱۹۵۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری فی الحال جائداد کوئی
نہیں ہے۔ آمدن کا بجٹ -/۲۰۰۰ روپیہ سالانہ ہے اس سے پہلے تنخواہ کا بھی ۱/۱۰ حصہ کے
حساب سے دیتا رہا ہوں اور اب بھی میں اپنی آمدن کا ۱/۱۰ حصہ وصیت کرتا ہوں۔
میرے مرنے کے بعد اگر اور جائداد ثابت ہو تو اسکی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ
پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ محمد شریف موصی بقلم خود آڑھتی منڈی صادق آباد
گواہ شدہ۔ عبدالرشید پریذیڈنٹ جماعت بقلم خود۔ گواہ شدہ۔ محمد صادق منشی محکمہ نہر صادق آباد ۱۲/۲/۵۱ ٭

نمبر ۱۳۱۰۵۔ محمد اسمٰعیل ولد محمد ابراہیم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال
پیدائشی احمدی ساکن کوٹ خادم علی ضلع منٹگمری۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ
آج بتاریخ ۲ رجون ۱۹۵۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے
رسالہ الوصیت سن لیا ہے اور میری اسوقت جائداد ایک مکان کوٹ خادم علی منٹگمری
پختہ مالیتی تخمیناً تین ہزار روپیہ اسکے علاوہ میری تنخواہ مع الاؤنس وغیرہ -/۵۰ روپے
ماہوار ہے اسکے میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔
اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسکے متعلق بھی میری یہی وصیت
ہے اگر میں اپنی زندگی میں کوئی قیمت مکان سے ادا کر جاؤں تو وہ اسمیں سے منہا کی جائے
اور تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا اور میرے مرنے کے بعد میرے ورثاء ۱/۱۰ حصہ
جائداد ادا کرنیکے بعد قابض ہونگے۔ العبد۔ محمد اسمٰعیل موصی بقلم خود چپراسی
حال وارد کوارٹر منصفی کچہری منٹگمری۔ گواہ شدہ۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔
گواہ شدہ۔ محمد شریف وکیل منٹگمری ٭

نمبر ۱۲۰۶۵۔ محمد عاشق ولد غلام احمد صاحب قوم ڈوگر پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال
پیدائشی احمدی ساکن نواں کوٹ ڈاکخانہ فیض پور ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و
حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت
جائداد حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ واقع نانو ڈوگر دو کنال ہے جسکی قیمت مبلغ
-/۱۶۰ روپے ضلع شیخوپورہ تحصیل شاہدرہ میں ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق
صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں ماہوار
آمد پر ہے جو کہ اسوقت -/۴۴ روپے ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن
احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد اور کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی
اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد متروکہ ہو
اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد۔ محمد عاشق موصی
بقلم خود دکاندار دفتر محاسب ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شدہ۔ عبدالکریم برادر موصی
بقلم خود نواں کوٹ۔ گواہ شدہ۔ محمد انور موصی نواں کوٹ ٭

نمبر ۱۲۵۳۸۔ محمد عبداللہ ولد بابو مہر الٰہی صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت

عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن بیرا ادہ ضلع پٹیالہ حال جھنگی محلہ راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۳/۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے جو تھی وہ مشرقی پنجاب میں چھوڑ آیا ہوں۔ اسکی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ۲۲ بگھہ خام جسکی تفصیل حسب ذیل ہے۔ چاہی چھ بگھہ خام اور سولہ بگھہ خام بارانی تھی۔ واقعہ موضع بیرا ادہ ضلع پٹیالہ میں بلا شرکت غیری تھی۔ اگر اراضی واپس ملی تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ ضلع جھنگ مرکز پاکستان ہوگی لیکن میرا گذارہ اسوقت ماہوار تنخواہ مبلغ -/۲۸ روپے اور الاؤنس مبلغ -/۲۷ روپے پر ہے۔ کل مبلغ -/۵۵ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ مذکور کرتا ہوں۔ حصہ آمد تنخواہ کی کمی بیشی کے مطابق ادا کرتا رہونگا۔ نیز مرنیکے بعد کوئی جائداد ثابت ہوگی تو اُسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ العبد۔ محمد عبد اللہ موصی راولپنڈی شہر حال مکان نمبر N/۵۵ جھنگی محلہ۔ گواہ شد۔ محمد نواز محصل جماعت راولپنڈی شہر بقلم خود۔ گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا بقلم خود +

نمبر ۱۳۱۱۲ امتہ القیوم زوجہ مولوی غلام احمد صاحب مبشر قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ربوہ بلاک ب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۶/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں۔ میرے پاس اسوقت ۱/۲ ۱ تولہ سونا بالیت -/۱۵۰ روپے کا ہے ۳/۴ تولہ۔ انگوٹھی ۱/۴ تولہ۔ لاکٹ ۱/۲ تولہ اور اسکے علاوہ ایک ہزار روپیہ مہر جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اور اگر اسکے علاوہ میری کوئی اور جائداد پیدا ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان حقدار ہوگی اور میرے ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ۔ امتہ القیوم موصیہ بقلم خود ۱۵/۶/۵۱۔ گواہ شد۔ غلام احمد مبشر مدنی۔ گواہ شد۔ محمد اسمٰعیل آڈیٹر تحریک جدید +

نمبر ۱۳۱۲۷ نعیم احمد وسیم ولد حاجی محمد الدین صاحب سابق درویش قادیان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن تھال ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم فروری ۱۹۵۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میری ماہوار تنخواہ مبلغ -/۱۵۴ روپے ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے علاوہ کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع صدر انجمن احمدیہ کو دوں گا۔ نیز مرنیکے بعد اگر کوئی اور جائداد اسکے علاوہ ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ نعیم احمد وسیم ڈرگ روڈ کراچی موصی بقلم خود۔ پاک ۵۶۱۳۱ اے سی۔ ایف بیرک نمبر ۴۰/ آر۔ ٹی۔ ایس۔ آر۔ پی۔ اے۔ ایف۔ ڈرگ روڈ کراچی۔ گواہ شد۔ محمد شریف موصی نمبر ۱۱۱۱۰ کراچی۔ گواہ شد۔ محمد حنیف موصی نمبر ۱۲۷۴۳ کراچی +

نمبر ۱۳۱۱ الف آمنہ بی بی زوجہ ارشاد احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۶۸/مراد ڈاکخانہ ڈھرانوالہ ضلع بہاولپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۶/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر مبلغ -/۲۰۰ روپیہ بذمہ خاوند کے واجب الادا ہے۔ ڈنڈیاں طلائی ۱/۲ ۱ تولہ قیمتی -/۱۵۰ روپے کنٹھا طلائی وزنی ۱/۲ ۴ تولہ قیمتی -/۴۲۵ روپے کا ہے۔ کل جائیداد -/۷۷۵ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ میرے مرنیکے بعد اگر کوئی اور جائداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی تو اُس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ الامتہ۔ آمنہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد۔ چوہدری علی شیر سیکرٹری مال۔ گواہ شد۔ چوہدری فضل احمد چک ۱۶۸/مراد +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دواخانہ خدمتِ خلق کے مایۂ ناز مجربات!

۱۔ ہمدردِ نسواں :۔ اسقاطِ حمل اور اٹھرا کا بے نظیر علاج۔ قیمت مکمل کورس ۔/۱۹ روپے۔

اکسیر جنین :۔ اٹھرا کی گولیوں کے ساتھ اس کا استعمال بہت ہی فائدہ مند ہے۔ قیمت فی تولہ ۔/۲ روپے۔

دوائی فضلِ الٰہی :۔ اولادِ نرینہ کے لئے بہت ہی مفید دوائی۔ قیمت مکمل کورس ۔/۱۶ روپے۔

۲۔ سرمہ ممیرا خاص :۔ آنکھوں کی جملہ بیماریوں کا تیر بہدف علاج اور بینائی کو طاقت بخشنے والا سرمہ!

قیمت ۳ ماشہ ۱۵ ار ۔ ۶ ماشہ ۱ ؍ ۔ ۱ تولہ ۔/۲ روپے۔

۳۔ تریاق کبیر (گھر کا ڈاکٹر) ہر قسم کی تیز بیماریوں کا فوری علاج۔ امرت دھارا سے بھی زیادہ مفید۔ ہر گھر میں ایک شیشی ہونی ضروری ہے تاکہ ہر بیماری کا فوری علاج ہو سکے۔ قیمت نمونہ کی شیشی ۳ ماشہ ۸ ار چھوٹی شیشی ۱ تولہ ؟

۴۔ شفا کن :۔ ملیریا کی بے نظیر دوائی۔ کونین سے بھی زیادہ اثر رکھنے والی۔ اس سے بہتر اور کوئی دوا نہیں۔

قیمت یکصد قرص ۔/۸/۱

شفائی :۔ شفا کن کے ساتھ اسکے استعمال سے تلی جگر کی اصلاح ہوتی ہے قیمت پچاس گولیاں ۔/۲ روپے۔

۵۔ معجون نوفل :۔ سیلان رحم۔ لیکوریا کا بہترین علاج۔ قیمت فی تولہ ۸ ر

سفوف جند :۔ ماہواری خون کا رک رک کر آنا اسکے لئے مفید دوائی۔ قیمت فی تولہ ۱۰ ر

معجون کہربا :۔ ماہواری خون کے کثرت سے آنے کے لئے مفید دوائی۔ قیمت فی تولہ ۸ ر

۶۔ تحسین منجن :۔ دانتوں اور مسوڑھوں کی تمام بیماریوں کا بہترین علاج اور دانتوں کو موتیوں کی طرح صاف رکھنے والا منجن۔ قیمت فی تولہ ۴ ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق۔ ربوہ ضلع جھنگ!